

# علاماتِ قیامت

اور

عقیدہٴ ظہورِ مہدی

احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں

مؤلف

مولانا سہیل باوا

ناشر

ختم نبوت اکیڈمی (لندن)

# علاماتِ قیامت

اور

## عقیدہ ظہورِ مہدی

احادیث مبارکہ کی روشنی میں

مؤلف

مولانا سہیل باوا

ناشر

ختم نبوت اکیڈمی (لندن)

بسم اللہ  
نَفَقَہ

حضرت ڈاکٹر مفتی نظام الدین

شیخ الحدیث و رئیس شعبہ فقہ

حضور اقدس ﷺ نے ان تمام فتوے

بن کر نئے اور ان کے سد باب کے لئے راہ

ادا کرتے ہوئے ہر دور میں اہل اسلام کی ایما

منزل مقصود تک راہنمائی کی، نیز باطل قوتوں او

کیا، آج تقریباً پندرہ سو برس بعد بھی اسلامی

تمام ضروریات دین کہ جن پر ایمان کا دار

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کے سا

پشتکونی کا ثمرہ ہے، جس میں ایک جماعت کے

دور حاضر میں ظہور مہدیت کے نام

کو گمراہ کرنے کی کوشش کی، زیر نظر تالیف ”عا

مبارکہ کی روشنی میں“ عزیزم مولوی سہیل باوا

تالیف ہے، جس میں عقیدہ ظہور مہدی کو صحیح احا

عمدہ پیرائے میں قلمبند کیا گیا ہے، جبکہ شروع آ

تا کہ ”عقیدہ ظہور مہدی“ کو سمجھنے میں آسانی ہو

اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے اور قارئین کے

### جملہ حقوق محفوظ ہیں

کتاب : علامات قیامت اور عقیدہ ظہور مہدی  
احادیث مبارکہ کی روشنی میں

مؤلف : مولانا سہیل باوا (سابق امام و خطیب)  
جامع مسجد بنوری ٹاؤن (نیو ٹاؤن)

ناشر : ختم نبوت اکیڈمی (لندن)

**KHATM-E-NUBUWWAT ACADEMY**

P.O.Box 42244, London E78XL Forest Gate U.K.

Ph. # Off.: 020 84714434 Mobile # 07889054549

تعداد : 1000

سن اشاعت : اپریل 2004ء

### ملنے کا پتہ

جامعہ اسلامیہ امداد العلوم، جامع مسجد ناظم آباد نمبر 5، کراچی۔

فون: 6613625، 6616008

مکتبہ قاسمیہ، نزد بنوری ٹاؤن کراچی۔ فون: 4853427

## جملہ حقوق محفوظ ہیں

علامات قیامت اور عقیدہ ظہور مہدی  
احادیث مبارکہ کی روشنی میں

مولانا سہیل باوا (سابق امام و خطیب)  
جامع مسجد بنوری ٹاؤن (نیو ٹاؤن)

ختم نبوت اکیڈمی (لندن)

**KHATM-E-NUBUWWAT ACADEMY**

P.O.Box 42244, London E78XL Forest Gate U.K.

Ph. # Off.: 020 84714434 Mobile # 07889054549

1000

اپریل 2004ء

## ملنے کا پتہ

جامعہ اسلامیہ امداد العلوم، جامع مسجد ناظم آباد نمبر 5، کراچی۔

فون: 6613625، 6616008

مکتبہ قاسمیہ، نزد بنوری ٹاؤن کراچی۔ فون: 4853427

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## نقیر نظر

حضرت ڈاکٹر مفتی نظام الدین شامزئی دامت برکاتہم العالیہ  
شیخ الحدیث و رئیس شعبہ تخصص فی الفقہ (علامہ بنوری ٹاؤن)

حضور اقدس ﷺ نے ان تمام فتنوں سے امت کو باخبر کیا، جو مسلمانوں پر آفات  
بن کر ٹوٹے اور ان کے سد باب کے لئے راہ بھی دکھلائی، علمائے امت نے وارثین نبی کا حق  
ادا کرتے ہوئے ہر دور میں اہل اسلام کی ایمانی اور اعمالی زندگی کی کشتی کو بھنور سے نکالا اور  
منزل مقصود تک راہنمائی کی، نیز باطل قوتوں اور فتنوں کے مذموم ارادوں سے مسلمانوں کو آگاہ  
کیا، آج تقریباً پندرہ سو برس بعد بھی اسلامی تعلیمات ہر قسم کی قد و غن سے محفوظ ہیں اور وہ  
تمام ضروریات دین کہ جن پر ایمان کا دار و مدار ہے، اپنی اسی شکل میں موجود ہیں جو  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کے سامنے پیش کی تھیں، یہ درحقیقت حدیث کی اس  
پیشگوئی کا ثمرہ ہے، جس میں ایک جماعت کے بارے میں حق پر قائم رہنے کا تذکرہ ہے۔

دور حاضر میں ظہور مہدیت کے نام سے بھی کئی فتنے ابھرے، جنہوں نے مسلمانوں  
کو گمراہ کرنے کی کوشش کی، زیر نظر تالیف ”علامت قیامت اور عقیدہ ظہور مہدی، احادیث  
مبارکہ کی روشنی میں“ عزیزم مولوی سہیل باوا کی ایسے ہی فتنوں کی سرکوبی کے لئے ایک عمدہ  
تالیف ہے، جس میں عقیدہ ظہور مہدی کو صحیح احادیث مبارکہ اور اقوال علمائے امت کے ذریعہ  
عمدہ پیرائے میں قلمبند کیا گیا ہے، جبکہ شروع کتاب میں علامات قیامت کا بھی اجمالاً احاطہ کیا  
تا کہ ”عقیدہ ظہور مہدی“ کو سمجھنے میں آسانی ہو سکے، بندہ دعا گو ہے کہ اس کتاب کے مؤلف کو  
اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے اور قارئین کے لئے ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ آمین

نقظ

نظام الدین

نمبر شمار	فہرست مضامین	صفحات
۱	عرض مؤلف	۱
۲	آئندہ کیا کیا فتنے آنے والے ہیں؟	۲
۳	قیامت کی نشانیاں	۶
۴	علامات قیامت کی تین قسمیں	۸
۵	قسم اول (علامات بعیدہ) ۹	
۶	فتنہ تاتار	//
۷	نارالحجاز	۱۲
۸	قسم دوم (علامات متوسطہ)	۱۸
۹	قسم سوم (علامات قریبہ)	۲۱
۱۰	ظہور مہدی	//
۱۱	حضرت مہدی کے بارے میں اہل سنت کا عقیدہ	۲۳
۱۲	حضرت مہدی علیہ الرضوان کے ظہور کی نشانیاں	۲۴
۱۳	حضرت مہدی کا ظہور کب ہوگا اور وہ کتنے دن رہیں گے؟	۲۵
۱۴	ظہور کے بعد حضرت مہدی کے کارنامے، اہل سنت والجماعت کا نظریہ	۲۶
۱۵	ناظرین! غور کریں	۲۷
۱۶	مرزا کا مہدی ہونا محال ہے	//
۱۷	حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مہدی دو شخص ہیں	۲۹
۱۸	ایک شبہ اور اس کا ازالہ	۳۲

نحمدہ

حضور اقدس ﷺ کو آپ

وقت پریشان رہتے تھے

”کان رسول

ترجمہ: حضور

تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا

جمع کرنے کا تھا؟ یا وہ غم

کہ جس قوم کی طرف

بچاؤں اور کس طرح ا

شدید غم میں مبتلا ہوئے

فرمائیں، جن میں آپ

”لَعَلَّ

یعنی آپ

ایمان نہیں لا رہے ہیں

ایک حدیث

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد

## عرض مؤلف

حضور اقدس ﷺ کو اپنی امت کی ایسی فکر تھی کہ اس فکر کے اندر آپ ﷺ ہر وقت پریشان رہتے تھے، چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ:

”کان رسول اللہ ﷺ دائم الفکرۃ متواصل الاحزان“

ترجمہ: حضور اقدس ﷺ ہمیشہ فکر مند، سوچ میں ڈوبے ہوئے ہوتے تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہر وقت آپ ﷺ پر کوئی غم چھایا ہوا ہے۔ کیا وہ غم پیسے جمع کرنے کا تھا؟ یا وہ غم اپنی شان و شوکت بڑھانے کا تھا؟ بلکہ وہ غم اس بات کا تھا کہ جس قوم کی طرف مجھے بھیجا گیا ہے، میں اس کو کس طرح جہنم کی آگ سے بچاؤں اور کس طرح ان کو گمراہی سے نکال کر سیدھے راستے پر لے آؤں اور اس شدید غم میں مبتلا ہونے کی وجہ سے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بار بار آیات نازل فرمائیں، جن میں آپ ﷺ کو نمکین ہونے سے روکا گیا ہے۔ فرمایا:

”لَعَلَّكَ بِاِخِيعَ نَفْسِكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ“

(سورة الشعراء، آیت ۳)

یعنی آپ اپنی جان کو کیوں ہلاک کر رہے ہیں، اس وجہ سے کہ یہ لوگ

ایمان نہیں لا رہے ہیں۔

ایک حدیث میں حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ میری مثال اس شخص

صفحہ	ت مضامین
۱	
۲	الے ہیں؟
۶	
۸	میں
۹	
//	
۱۲	
۱۸	(م)
۲۱	(م)
//	
۲۳	میں اہل سنت کا عقیدہ
۲۴	ان کے ظہور کی نشانیاں
۲۵	ب ہوگا اور وہ کتنے دن رہیں گے؟
۲۶	س کے کارنامے، اہل سنت والجماعت
۲۷	
//	
۲۹	ہے
۳۲	در حضرت مہدی دو شخص ہیں

جیسی ہے جس نے ایک آگ سلگائی اور آگ کو دیکھ کر پروانے آگ پر گرنے لگے، وہ شخص ان پروانوں کو آگ سے دور رکھنے کی کوشش کر رہا ہے تاکہ وہ آگ میں گر کر جل نہ جائیں۔ اسی طرح میں بھی تمہیں جہنم کی آگ سے بچانے کی کوشش کر رہا ہوں، تمہاری کمریں پکڑ پکڑ کر تمہیں روک رہا ہوں، مگر تم جہنم کی آگ کے اندر گرے جا رہے ہو۔

آپ ﷺ کو اپنی امت کے ان لوگوں کی اتنی فکر تھی اور صرف امت کے ان افراد کی فکر نہیں تھی جو آپ ﷺ کے زمانے میں موجود تھے، بلکہ آئندہ آنے والے زمانے کے لوگوں کی بھی آپ ﷺ کو فکر تھی۔

آئندہ کیا کیا فتنے آنے والے ہیں.....؟

چنانچہ آپ ﷺ نے آئندہ آنے والے لوگوں کو بتایا کہ تمہارے زمانے میں کیا کیا حالات پیش آنے والے ہیں؟ تقریباً تمام احادیث کی کتابوں میں ایک مستقل باب ”ابواب الفتن“ کے نام سے موجود ہے، جس میں ان احادیث کو جمع کیا گیا ہے جن میں حضور اقدس ﷺ نے آنے والے فتنوں کے بارے میں لوگوں کو بتایا اور ان کو خبردار کیا کہ دیکھو! آئندہ زمانے میں یہ یہ فتنے آنے والے ہیں۔ چنانچہ ایک حدیث میں حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”ستكون فتن كقطع الليل المظلم“ (مشکوٰۃ، ص ۶۲۳)

”عنقریب اندھیری رات کی تاریکیوں کی طرح تاریک فتنے

ہوں گے۔“

یعنی جس طرح تاریک رات میں جائے؟ راستہ کہاں ہے؟ اسی طرح ان فتنوں آئے گا کہ انسان کیا کرے اور کیا نہ کرے؟ اور کو گھیر لیں گے اور بظاہر ان سے کوئی جائے پناہ فرمایا کہ ان فتنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کر

”اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفِتَنِ“

ترجمہ: اے اللہ! ہم آپ

کی پناہ چاہتے ہیں، ظاہری فتنوں

سے بھی پناہ چاہتے ہیں۔

غرض دونوں قسم کے فتنوں سے

اقدس ﷺ کے معمولات کی دُعاؤں میں شامل

اس دور فتن میں ایمان کی حفاظت

ہے اس سے قبل کبھی نہیں تھی۔ مسیلمہ کذاب

قادیانی تک نبوت کے جھوٹے دعوے داروں

ہے ان کے دعویٰ کو غلط ثابت کیا۔

نبوت کے بعد اولیاء اللہ کا روپ

نے مہدی ہونے کا دعویٰ شروع کیا۔ یہود و

ذاکہ ڈالنے کے لئے مہدیت کے ان جھوٹے

رہے ہیں اور آج بھی کر رہے ہیں۔

گ کو دیکھ کر پروانے آگ پر گرنے  
کھنے کی کوشش کر رہا ہے تاکہ وہ آگ  
میں جہنم کی آگ سے بچانے کی کوشش  
وک رہا ہوں، مگر تم جہنم کی آگ کے

لوگوں کی اتنی فکر تھی اور صرف امت کے  
نے میں موجود تھے، بلکہ آئندہ آنے  
کر تھی۔

لے ہیں .....؟

نے والے لوگوں کو بتایا کہ تمہارے  
ہیں؟ تقریباً تمام احادیث کی کتابوں  
کے نام سے موجود ہے، جس میں ان  
ﷺ نے آنے والے فتنوں کے  
دیکھو! آئندہ زمانے میں یہ یہ فتنے  
ور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”لم“ (مشکوٰۃ، ص ۴۶۴)

یوں کی طرح تاریک فتنے

یعنی جس طرح تاریک رات میں انسان کو کچھ نظر نہیں آتا کہ کہاں  
جائے؟ راستہ کہاں ہے؟ اسی طرح ان فتنوں کے زمانے میں بھی یہ سمجھ میں نہیں  
آئے گا کہ انسان کیا کرے اور کیا نہ کرے؟ اور وہ فتنے پورے معاشرے اور ماحول  
کو گھیر لیں گے اور بظاہر ان سے کوئی جائے پناہ نظر نہیں آئے گی اور آپ ﷺ نے  
فرمایا کہ ان فتنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرو اور یہ دُعا کیا کرو:

”اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ“

ترجمہ: اے اللہ! ہم آنے والے فتنوں سے آپ

کی پناہ چاہتے ہیں، ظاہری فتنوں سے بھی اور باطنی فتنوں

سے بھی پناہ چاہتے ہیں۔

غرض دونوں قسم کے فتنوں سے پناہ مانگنی چاہئے اور یہ دُعا حضور  
اقدس ﷺ کے معمولات کی دُعاؤں میں شامل تھی۔

اس دور فتن میں ایمان کی حفاظت جس قدر ضروری اور کٹھن ہوتی جا رہی  
ہے اس سے قبل کبھی نہیں تھی۔ مسلمان کذاب سے لے کر مسلمان پنجاب مرزا غلام احمد  
قادیانی تک نبوت کے جھوٹے دعوے داروں کو علماء امت نے ہر دور میں چیلنج کیا  
ہے ان کے دعویٰ کو غلط ثابت کیا۔

نبوت کے بعد اولیاء اللہ کا روپ دھار کر عوام کو بے وقوف بنانے والوں  
نے مہدی ہونے کا دعویٰ شروع کیا۔ یہود و ہنود کے ایجنٹ امت مسلمہ کے ایمان پر  
ڈاکہ ڈالنے کے لئے مہدیت کے ان جھوٹے دعویداروں کی پشت پناہی کرتے  
رہے ہیں اور آج بھی کر رہے ہیں۔



فقیر کی خواہش تھی کہ ان حالات میں ایک ایسی کتاب شائع کی جائے جس میں حضرت مہدی علیہ الرضوان کے ظہور سے متعلق قرآن کریم و احادیث مبارکہ کی روشنی میں مفصل صورتحال اور دشمنان دین کے ہر دعویٰ کا توڑ موجود ہو۔ مثلاً حضرت مہدی علیہ الرضوان کا کیا نام ہوگا؟ ان کا حلیہ کیا ہوگا؟ ان کی جائے ولادت کہاں ہوگی اور جائے ہجرت اور جائے وفات کہاں ہوگی؟ کیا عمر ہوگی؟ اپنی زندگی میں کیا کیا کریں گے؟ اول بیعت ان کے ہاتھ پر کہاں ہوگی اور کتنی مدت تک ان کی سلطنت اور فرماں روائی رہے گی وغیرہ وغیرہ۔

انشاء اللہ تعالیٰ علامات قیامت اور عقیدہ ظہور مہدی کے مطالعہ کے بعد ہر غیور مسلمان باطل فرقوں کو بآسانی چیلنج کر سکے گا اور اسی طرح ہر مسلمان کے لئے اپنے ایمان کی حفاظت کرنا آسان ہو جائے گا۔

والسلام  
از احقر الی اللہ  
سہیل باوا  
(لندن)

حدیث جبرائیل:-

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (صحابہ) رسول خدا ﷺ کی مجلس مبارکہ ہمارے درمیان آیا جس کا لباس نہایت اور جس کے بال نہایت سیاہ (اور چمکدار تھے) کہ اس کو کہیں سے سفر کر کے آیا ہے سے کوئی اس کو پہچانتا تھا (جس کا یہ مطلب بھی نہیں تھا) بہر حال وہ شخص نبی کریم ﷺ کے گھٹنوں سے اپنے گھٹنے ملا دونوں رانوں پر رکھ لئے (جیسے ایک سعا سامنے باادب بیٹھتا ہے اور استاذ کی بات اس کے بعد اس نے عرض کیا اے محمد فرمائیے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اور گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں پابندی سے نماز پڑھو (اگر صاحب نصار رکھو اور زاد راہ میسر ہو تو بیت اللہ کا حج کرو) سچ فرمایا۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ اس (تہ) آدمی کی طرح پہلے تو آپ ﷺ سے جواب کی تصدیق بھی کرتا ہے (جیسے اگر

ان حالات میں ایک ایسی کتاب شائع کی جائے  
وان کے ظہور سے متعلق قرآن کریم و احادیث  
س اور دشمنان دین کے ہر دعویٰ کا توڑ موجود ہو۔  
کا کیا نام ہوگا؟ ان کا حلیہ کیا ہوگا؟ ان کی جائے  
ت اور جائے وفات کہاں ہوگی؟ کیا عمر ہوگی؟ اپنی  
بیعت ان کے ہاتھ پر کہاں ہوگی اور کتنی مدت  
رہے گی وغیرہ وغیرہ۔

قیامت اور عقیدہ ظہور مہدی کے مطالعہ کے بعد  
نی چیلنج کر سکے گا اور اسی طرح ہر مسلمان کے لئے  
ہو جائے گا۔

والسلام  
از احقر الی اللہ  
سمیل بادا  
(لندن)

### حدیث جبرائیل:-

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ہم  
(صحابہؓ) رسول خدا ﷺ کی مجلس مبارک میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک شخص  
ہمارے درمیان آیا جس کا لباس نہایت صاف تھرے اور سفید کپڑوں پر مشتمل تھا  
اور جس کے بال نہایت سیاہ (اور چمکدار) تھے، اس شخص پر نہ تو سفر کی کوئی علامت  
تھی (کہ اس کو کہیں سے سفر کر کے آیا ہوا کوئی اجنبی شخص سمجھا جاتا) اور نہ ہم میں  
سے کوئی اس کو پہچانتا تھا (جس کا یہ مطلب تھا کہ وہ کوئی مقامی شخص یا کسی کا مہمان  
بھی نہیں تھا) بہر حال وہ شخص نبی کریم ﷺ کے اتنے قریب آ کر بیٹھا کہ  
آپ ﷺ کے گھٹنوں سے اپنے گھٹنے ملا لئے اور پھر اس نے اپنے دونوں ہاتھ اپنی  
دونوں رانوں پر رکھ لئے (جیسے ایک سعادت مند شاگرد اپنے جلیل القدر استاذ کے  
سامنے با ادب بیٹھتا ہے اور استاذ کی باتیں سننے کے لئے ہمہ تن متوجہ ہو جاتا ہے)  
اس کے بعد اس نے عرض کیا اے محمد ﷺ! مجھ کو اسلام کی حقیقت سے آگاہ  
فرمائیے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تم اس حقیقت کا اعتراف کرو  
اور گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور پھر تم  
پابندی سے نماز پڑھو (اگر صاحب نصاب ہو تو) زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے  
رکھو اور زاد راہ میسر ہو تو بیت اللہ کا حج کرو۔ اس شخص نے یہ سن کر کہا آپ ﷺ نے  
سچ فرمایا۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ اس (تضاد) پر ہمیں تعجب ہوا کہ یہ شخص (ایک لاعلم  
آدمی کی طرح پہلے تو) آپ ﷺ سے دریافت کرتا ہے اور پھر آپ ﷺ کے  
جواب کی تصدیق بھی کرتا ہے (جیسے اس کو ان باتوں کا پہلے سے علم ہو) پھر وہ شخص

بولا اے محمد ﷺ! اب ایمان کی حقیقت بیان فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا (ایمان یہ ہے کہ) تم اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور قیامت کے دن کو دل سے مانو اور اس بات میں یقین رکھو کہ برا بھلا جو کچھ پیش آتا ہے وہ سب نوشتہ تقدیر کے مطابق ہے۔ اس شخص نے (یہ سن کر) کہا آپ ﷺ نے سچ فرمایا۔ پھر کہا اچھا اب مجھے یہ بتائیے کہ احسان کیا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو اور اگر ایسا ممکن نہ ہو (یعنی اتنا حضور قلب میسر نہ ہو سکے) تو پھر (یہ دھیان رکھو کہ) وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ پھر اس شخص نے عرض کیا قیامت کے بارے میں مجھے بتائیے (کہ کب آئے گی) آپ ﷺ نے فرمایا اس بارے میں جواب دینے والا، سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا (یعنی قیامت کے متعلق کہ کب آئے گی، میرا علم تم سے زیادہ نہیں ہے جتنا تم جانتے ہو اتنا ہی مجھ کو معلوم ہے)۔ (بخاری ص ۱۲، ج ۱)

## قیامت کی نشانیاں

یہ حدیث جبرائیل کہلاتی ہے، اس حدیث میں جبرائیل علیہ السلام نے پانچواں سوال یہ کیا کہ پھر ایسی نشانیاں ہی بتا دیجئے جن سے یہ معلوم ہو سکے کہ اب قیامت قریب ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اس سوال کے جواب میں قیامت کی دو نشانیاں بیان کیں:

- (۱) اول یہ کہ لوٹڈی اپنی مالکہ کو جنے سے کی ہے، سب سے بہتر توجیہ یہ معلوم ہونے طرف اشارہ ہے، مطلب یہ کہ قرب قیامت برگشتہ ہو جائے گی کہ لڑکیاں جن کی فطرت سے محبت اور پیار ہے، وہ بھی والدین کی بات ایک آقا اپنے زر خرید غلام و لونڈی کی بات باپ کی حیثیت غلام و لونڈی کی ہو کر رہ جائے
- (۲) دوسری نشانی یہ بیان فرمائی کہ وہ لوہی حیثیت نہ تھی، جو ننگے پاؤں اور برہنہ جسم، بڑی بڑی عمارتوں پر فخر کیا کریں گے۔ یعنی نشانوں کے علاوہ قرب قیامت کی اور بہن ہیں۔ مگر یہ سب قیامت کی ”چھوٹی نشانیاں جن کے ظاہر ہونے کے بعد قیامت ہیں:
- (۱) حضرت مہدی علیہ الرضوان کا ظاہر رکن اور مقام کے درمیان لوگوں کا ان کے زمانے میں کانے دجال فساد مچانا۔
- (۲) ان کے زمانے میں کانے دجال فساد مچانا۔
- (۳) دجال کو قتل کرنے کے لئے حضرت عیسیٰ

بقت بیان فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا  
 کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں  
 اس بات میں یقین رکھو کہ برا بھلا جو کچھ پیش  
 ملائق ہے۔ اس شخص نے (یہ سن کر) کہا  
 ما اب مجھے یہ بتائیے کہ احسان کیا ہے؟ نبی  
 تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اس کو  
 یعنی اتنا حضور قلب میسر نہ ہو سکے) تو پھر  
 ہے۔ پھر اس شخص نے عرض کیا قیامت کے  
 کے گی) آپ ﷺ نے فرمایا اس بارے میں  
 سے زیادہ نہیں جانتا (یعنی قیامت کے متعلق  
 نہیں ہے جتنا تم جانتے ہو اتنا ہی مجھ کو معلوم  
 ہے) ج ۱۰

## کی نشانیاں

ہے، اس حدیث میں جبرائیل علیہ السلام نے  
 ہی بتا دیجئے جن سے یہ معلوم ہو سکے کہ اب

حوال کے جواب میں قیامت کی دو نشانیاں

(۱) اول یہ کہ لونڈی اپنی مالکہ کو جنے..... اس کی تشریح اہل علم نے کئی طرح  
 سے کی ہے، سب سے بہتر توجیہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ اس میں اولاد کی نافرمانی کی  
 طرف اشارہ ہے، مطلب یہ کہ قرب قیامت میں اولاد اپنے والدین سے اس قدر  
 برگشتہ ہو جائے گی کہ لڑکیاں جن کی فطرت ہی والدین کی اطاعت، خصوصاً والدہ  
 سے محبت اور پیار ہے، وہ بھی والدین کی بات اس طرح ٹھکرانے لگیں گی جس طرح  
 ایک آقا اپنے زر خرید غلام و لونڈی کی بات کو لائق توجہ نہیں سمجھتا گویا گھر میں ماں  
 باپ کی حیثیت غلام و لونڈی کی ہو کر رہ جائے گی۔

(۲) دوسری نشانی یہ بیان فرمائی کہ وہ لوگ جن کی کل تک معاشرے میں کوئی  
 حیثیت نہ تھی، جو ننگے پاؤں اور برہنہ جسم، جنگل میں بکریاں چرایا کرتے تھے، وہ  
 بڑی بڑی عمارتوں پر فخر کیا کریں گے۔ یعنی رذیل لوگ معزز ہو جائیں گے ان دو  
 نشانیوں کے علاوہ قرب قیامت کی اور بہت سی علامتیں حدیثوں میں بیان کی گئی  
 ہیں۔ مگر یہ سب قیامت کی ”چھوٹی نشانیاں“ ہیں اور قیامت کی بڑی بڑی  
 نشانیاں جن کے ظاہر ہونے کے بعد قیامت کے آنے میں زیادہ دیر نہیں ہوگی یہ  
 ہیں:

- (۱) حضرت مہدی علیہ الرضوان کا ظاہر ہونا اور بیت اللہ شریف کے سامنے  
 رکن اور مقام کے درمیان لوگوں کا ان کے ہاتھ پر بیعت خلافت کرنا۔
- (۲) ان کے زمانے میں کانے دجال کا نکلنا اور چالیس دن تک زمین میں  
 فساد مچانا۔
- (۳) دجال کو قتل کرنے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا۔

(۴) یا جوج ماجوج کا نکلنا۔

(۵) دابة الارض کا صفا پہاڑ سے نکلنا۔

(۶) سورج کا مغرب کی جانب سے طلوع ہونا اور یہ قیامت کی سب سے بڑی نشانی ہوگی۔ جس سے ہر شخص کو نظر آئے گا کہ اب زمین و آسمان کا نظام درہم برہم ہوا چاہتا ہے اور اب اس نظام کے توڑ دینے اور قیامت کے برپا ہونے میں زیادہ دیر نہیں ہے۔ اس نشانی کو دیکھ کر لوگوں پر خوف و ہراس طاری ہو جائے گا، یہ اس عالم کی نزع کا وقت ہوگا، جس طرح انسانی نزع کی حالت میں توبہ قبول نہیں ہوتی، اسی طرح جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا تو توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔

(ترمذی ص ۴۷، ج ۲)

اس قسم کی کچھ بڑی بڑی نشانیاں اور بھی آنحضرت ﷺ نے بیان فرمائی ہیں۔ قیامت ایک بہت خوفناک چیز ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کے لئے تیاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور قیامت کے دن کی رسوائیوں اور ہولناکیوں سے اپنی پناہ میں رکھیں۔

### علامات قیامت کی تین قسمیں

قرآن حکیم میں جو علامات قیامت سے متعلق بیان فرمائی گئیں ہیں وہ زیادہ تر ایسی ہیں جو بالکل قُرب قیامت میں ظاہر ہوں گی اور آنحضرت ﷺ نے احادیث مبارکہ میں قریب اور دور کی چھوٹی بڑی ہر قسم کی علامات بیان فرمائیں ہیں، علامہ محمد بن عبدالرسول برزنجیؒ (متوفی ۱۰۴۰ھ) نے اپنی کتاب

”الاشاعة لاشراط الساعة“ میں

(۱) علامات بعیدہ۔

(۲)

علامات متوسطہ جن کو علامات

(۳)

علامات قریبہ جن کو علامات کب

### قسم اول

علامات بعیدہ وہ ہیں جن کا اس لئے کہا جاتا ہے کہ ان کے اور قیامت رسول اللہ ﷺ کی بعثت، شق القمر کا صفین، یہ سب واقعات از روئے قرآن ظاہر ہو چکے ہیں۔

### قسم

انہی علامات بعیدہ میں سے قرآن میں دی گئی تھی، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، بخاری میں حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

قال ابوہریرۃ

الساعة حتی تقتالوا

کی جانب سے طلوع ہونا اور یہ قیامت کی سب سے ہر شخص کو نظر آئے گا کہ اب زمین و آسمان کا نظام درہم س نظام کے توڑ دینے اور قیامت کے برپا ہونے میں نی کو دیکھ کر لوگوں پر خوف و ہراس طاری ہو جائے گا، وگا، جس طرح انسانی نزع کی حالت میں توبہ قبول نہیں مغرب سے طلوع ہوگا تو توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔

(ترمذی ص ۴۷، ج ۲)

بڑی نشانیاں اور بھی آنحضرت ﷺ نے بیان فرمائی تاک چیز ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کے لئے تیاری اور قیامت کے دن کی رسوائیوں اور ہولناکیوں سے

## قیامت کی تین قسمیں

نو علامات قیامت سے متعلق بیان فرمائی گئیں ہیں وہ سب قیامت میں ظاہر ہوں گی اور آنحضرت ﷺ نے ردور کی چھوٹی بڑی ہر قسم کی علامات بیان فرمائیں ہیں، برزنجی (متوفی ۱۰۴۰ھ) نے اپنی کتاب

”الاشاعة لاشراط الساعة“ میں علامات قیامت کی تین قسمیں کی ہیں:

- (۱) علامات بعیدہ۔
- (۲) علامات متوسطہ جن کو علامات صغریٰ بھی کہا جاتا ہے۔
- (۳) علامات قریبہ جن کو علامات کبریٰ بھی کہا جاتا ہے۔

## قسم اول (علامات بعیدہ)

علامات بعیدہ وہ ہیں جن کا ظہور کافی پہلے ہو چکا ہے، ان کو ”بعیدہ“ اس لئے کہا جاتا ہے کہ ان کے اور قیامت کے درمیان نسبتاً زیادہ فاصلہ ہے، مثلاً رسول اللہ ﷺ کی بعثت، شق القمر کا واقعہ، رسول اللہ ﷺ کی وفات، جنگ صفین، یہ سب واقعات از روئے قرآن و حدیث علامات قیامت میں سے ہیں اور ظاہر ہو چکے ہیں۔

## قسم تاتار

انہی علامات بعیدہ میں سے قسم تاتار ہے، جس کی پیشگی خبر احادیث صحیحہ میں دی گئی تھی، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے یہ روایات ذکر کی ہیں، بخاری میں حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

قال ابو هريرة قال رسول الله ﷺ لا تقوم

الساعة حتى تقاتلوا الترك صغار الاعين حمر

الوجوه ذلف الانوف كان وجوههم المجان  
المطرقة ولا تقوم الساعة حتى تقاتلوا قوما نعالهم  
الشعر.

وفی حدیث عمرو بن تغلب مرفوعاً وان  
من اشراط الساعة ان تقاتلوا قوما عراض الوجوه.  
(مشکوٰۃ ص ۳۶۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت نہیں آئے گی یہاں  
تک کہ تم ترکوں سے جنگ کرو گے جن کی آنکھیں چھوٹی،  
چہرے سرخ اور ناکیں چھوٹی اور چٹٹی ہوں گی، اُن کے  
چہرے (گولائی اور موٹائی میں) ایسی ڈھال کی مانند ہوں  
گے جس پر تہ بہ تہ چڑا چڑھادیا گیا ہو اور قیامت نہیں آئے گی  
یہاں تک کہ تم ایک ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کے  
جوتے بالوں کے ہوں گے۔

دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا  
”علامت قیامت میں سے یہ بھی ہے کہ تم ایک ایسی قوم سے  
جنگ کرو گے جن کے چہرے عریض (چوڑے) ہوں گے۔

اور صحیح مسلم کی ایک حدیث میں ان کی یہ صفت بھی بیان کی گئی ہے کہ  
”يَلْبَسُونَ الشَّعْرَ“ (مسلم ص ۳۹۵، ج ۲) یعنی وہ بالوں کا لباس پہنتے ہوں گے۔

ان احادیث میں جس قوم سے  
جو ترکستان سے قہر الہی بن کر عالم اس  
تفصیلات رسول اللہ ﷺ نے بتلائی تھیں،  
یہ فتنہ ۱۵۶ھ میں اپنے عروج پر  
بغداد کا عبرتناک حادثہ پیش آیا، انہوں نے  
ڈالا اور عالم اسلام کے بیشتر ممالک ان  
شارح مسلم علامہ نوویؒ نے وہ  
کی ولادت ۶۳۱ھ میں اور وفات ۶  
میں فرماتے ہیں کہ:

یہ سب پیش گوئیاں رسول اللہ  
جنگ ہو کر رہی، وہ سب صفات ان میں  
فرمائی تھیں، آنکھیں چھوٹی، چہرے سرخ  
ان کے چہرے ایسی ڈھال کی طرح ہر  
کے جوتے پہنتے ہیں، غرض یہ ان تمام  
ہیں، مسلمانوں نے ان سے بارہا جنگ  
ہے، ہم خدائے کریم سے دعا کرتے ہیں  
بہتر کرے ان کے معاملہ میں بھی اور دوسرے  
لطف و حمایت ہمیشہ برقرار رکھے اور رحمت  
خواہش نفس سے نہیں فرماتے بلکہ جو کچھ

ان وجوہہم المجان  
حتی تقاتلوا قوما نعالہم

و بن تغلب مرفوعاً وان  
وا قوما عراض الوجوہ.  
(مشکوٰۃ ص ۳۶۵)

اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
قیامت نہیں آئے گی یہاں  
گے جن کی آنکھیں چھوٹی،  
اور چھٹی ہوں گی، اُن کے  
ایسی ڈھال کی مانند ہوں  
لیا ہوا اور قیامت نہیں آئے گی  
سے جنگ کرو گے جن کے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا  
ہے کہ تم ایک ایسی قوم سے  
یض (چوڑے) ہوں گے۔

ان کی یہ صفت بھی بیان کی گئی ہے کہ  
یعنی وہ بالوں کا لباس پہنتے ہوں گے۔

ان احادیث میں جس قوم سے مسلمانوں کی جنگ کی خبر دی گئی ہے یہ تاتاری ہیں،  
جو ترکستان سے قہر الہی بن کر عالم اسلام پر ٹوٹ پڑے تھے، اس قوم کی جو جو  
تفصیلات رسول اللہ ﷺ نے بتلائی تھیں وہ سب کی سب فتنہ تاتاریوں میں رونما ہو  
ئیں، یہ فتنہ ۶۵۶ھ میں اپنے عروج پر پہنچا، جب کہ تاتاریوں کے ہاتھوں سقوط  
بغداد کا عبرتناک حادثہ پیش آیا، انہوں نے بنو عباس کے آخری خلیفہ مستعصم کو قتل کر  
ڈالا اور عالم اسلام کے بیشتر ممالک ان کی زد میں آ کر زیر و زبر ہو گئے۔

شارح مسلم علامہ نوویؒ نے وہ دور اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کیونکہ ان  
کی ولادت ۶۳۱ھ میں اور وفات ۶۷۶ھ میں ہوئی، وہ انہی احادیث کی شرح  
میں فرماتے ہیں کہ:

یہ سب پیشن گوئیاں رسول اللہ ﷺ کا معجزہ ہیں، کیونکہ ان ترکوں سے  
جنگ ہو کر رہی، وہ سب صفات ان میں موجود ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے بیان  
فرمائی تھیں، آنکھیں چھوٹی، چہرے سرخ، ناکیں چھوٹی اور چھٹی، چہرے عریض،  
ان کے چہرے ایسی ڈھال کی طرح ہیں جن پر تہ بہ تہ چمڑا چڑھا دیا گیا ہو، بالوں  
کے جوتے پہنتے ہیں، غرض یہ ان تمام صفات کے ساتھ ہمارے زمانہ میں موجود  
ہیں، مسلمانوں نے ان سے بارہا جنگ کی ہے اور اب بھی ان سے جنگ جاری  
ہے، ہم خدائے کریم سے دعا کرتے ہیں کہ مسلمانوں کے حق میں بہر حال انجام  
بہتر کرے ان کے معاملہ میں بھی اور دوسروں کے معاملہ میں بھی اور مسلمانوں پر اپنا  
لطف و حمایت ہمیشہ برقرار رکھے اور رحمت نازل فرمائے اپنے رسول ﷺ پر جو اپنی  
خواہش نفس سے نہیں فرماتے بلکہ جو کچھ ارشاد فرماتے ہیں وہ وحی ہوتی ہے جو ان



کے پاس بھیجی جاتی ہے۔

### نار الحجاز

علامات بعیدہ میں سے ایک علامت حجاز کی وہ عظیم آگ ہے جس کی پیشگی خبر رسول اللہ ﷺ نے دی تھی، بخاری اور مسلم نے یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان الفاظ میں نقل کی ہے:

”ان رسول اللہ ﷺ قال لا تقوم الساعة

حتى تخرج نار من ارض الحجاز تضییٰ اعناق

الابل ببصری۔“ (بخاری ص ۱۰۵۴، ج ۲)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت نہ

آئے گی یہاں تک کہ سرزمین حجاز سے ایک آگ نکلے گی جو

بصری میں اونٹوں کی گردنیں روشن کر دے گی۔

اور فتح الباری میں مزید تفصیل کے ساتھ یہ روایت ہے،

”عن عمر بن الخطاب یرفعه لا تقوم

الساعة حتى بسیل و ادمن اودية الحجاز بالنار

تضییٰ له اعناق الابل ببصری۔“

(فتح الباری ص ۶۸، ج ۱۳، بحوالہ الکامل لا بن عدی)

ترجمہ: ”حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ

عنہ نے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل فرمایا کہ ”قیامت نہیں

آئے گی یہاں تک کہ حجاز کی وادیوں میں سے ایک وادی

آگ سے بہہ پڑے جس سے بصری روشن ہو جائیں گی۔“

بصری مدینہ طیبہ اور دمشق کے درمیان

تین مرحلہ (تقریباً ۲۸ میل) پر واقع ہے۔

یہ عظیم آگ بھی فتنہ تاتار سے تقریباً

میں انہی صفات کے ساتھ ظاہر ہو چکی ہے جو ان

آگ جمعہ ۶ جمادی الثانیہ ۶۵۴ھ کو نکلے اور بحر

پہاڑ اس کی زد میں آگئے انہیں راکھ کا ڈھیر بنا دیا

مسلل بھڑکتی رہی اور پوری طرح ٹھنڈی ہو

آگ کی روشنی مکہ مکرمہ، یثرب، یمامہ حتیٰ کہ حد

جیسے دور دراز مقام پر بھی دیکھی گئی، اس کی خبر تو

پھیل گئی تھی چنانچہ اُس زمانہ کے محدثین و مؤرخ

نے اپنے کلام میں اس کا بہت تفصیل سے تذکرہ

شارح علامہ نوویؒ جو اُسی زمانہ کے بزرگ پیر

فرماتے ہیں:

حدیث میں جس آگ کی خبر دی گئی

مستقل علامت ہے اور ہمارے زمانہ میں مدینہ

ہے جو بہت عظیم آگ تھی، مدینہ طیبہ سے مشرق

اہل شام اور سب شہروں میں اس کا علم بدرجہ تو

## الحجاز

ایک علامت حجاز کی وہ عظیم آگ ہے جس کی روایت تھی، بخاری اور مسلم نے یہ حدیث سے ان الفاظ میں نقل کی ہے:

لِلَّهِ عَلَيْهِ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ

ارض الحجاز تضییعی اعناق

(بخاری ص ۱۰۵۲، ج ۲)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قیامت نہ

میں حجاز سے ایک آگ نکلے گی جو

پورے روشن کر دے گی۔

بل کے ساتھ یہ روایت ہے،

بسن الخطاب یرفعہ لا تقوم

و ادمن اودیه الحجاز بالنار

بصری۔“

۶، ج ۱۳، بحوالہ الکامل لابن عدی)

رسول عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ

یہ ارشاد نقل فرمایا کہ ”قیامت نہیں

ترکی وادیوں میں سے ایک وادی

آگ سے بہہ پڑے جس سے بصری میں اونٹوں کی گردنیں روشن ہو جائیں گی۔“

بصری مدینہ طیبہ اور دمشق کے درمیان شام کا مشہور شہر ہے جو دمشق سے تین مرحلہ (تقریباً ۴۸ میل) پر واقع ہے۔

یہ عظیم آگ بھی فتنہ تاتار سے تقریباً ایک سال پہلے مدینہ طیبہ کے نواح

میں انہی صفات کے ساتھ ظاہر ہو چکی ہے جو ان احادیث میں بیان کی گئی ہیں۔ یہ

آگ جمعہ ۶ جمادی الثانیہ ۶۵۴ھ کو نکلی اور بحر زخار کی طرح میلوں میں پھیل گئی جو

پہاڑ اس کی زد میں آ گئے انہیں راکھ کا ڈھیر بنا دیا، اتوار ۲۷ رجب (۲۵ دن) تک

مسلل بھڑکتی رہی اور پوری طرح ٹھنڈی ہونے میں تقریباً تین ماہ لگے۔ اس

آگ کی روشنی مکہ مکرمہ، یثرب، تیام حتیٰ کہ حدیث کی پیش گوئی کے مطابق بصری

جیسے دور دراز مقام پر بھی دیکھی گئی، اس کی خبر تواتر کے ساتھ پورے عالم اسلام میں

پھیل گئی تھی چنانچہ اُس زمانہ کے محدثین و مؤرخین نے اپنی تصانیف میں اور شعراء

نے اپنے کلام میں اس کا بہت تفصیل سے تذکرہ کیا ہے چنانچہ صحیح مسلم کے مشہور

شارح علامہ نوویؒ جو اُسی زمانہ کے بزرگ ہیں وہ مذکورہ بالا حدیث کی شرح میں

فرماتے ہیں:

حدیث میں جس آگ کی خبر دی گئی ہے یہ علامات قیامت میں سے ایک

مستقل علامت ہے اور ہمارے زمانہ میں مدینہ طیبہ میں ایک آگ ۶۵۴ھ میں نکلی

ہے جو بہت عظیم آگ تھی، مدینہ طیبہ سے مشرقی سمت میں حرہ کے پیچھے نکلی ہے، تمام

اہل شام اور سب شہروں میں اس کا علم بدرجہ تواتر پہنچ چکا ہے اور خود مجھے مدینہ کے

اُن لوگوں نے خبر دی ہے جو اُس وقت وہاں موجود تھے۔

مشہور مفسر علامہ محمد بن احمد قرطبیؒ بھی اُسی زمانہ کے بلند پایہ عالم ہیں انہوں نے اپنی کتاب ”التذکرۃ بامور الآخرة“ میں اس آگ کی مزید تفصیلات بیان کی ہیں، وہ بخاری و مسلم کی اُسی حدیث کے ذیل میں فرماتے ہیں:

”حجاز میں مدینہ طیبہ میں ایک آگ نکلی ہے، اس کی ابتداء زبردست زلزلہ سے ہوئی جو بدھ ۳ جمادی الثانیہ ۶۵۴ھ کی رات میں عشاء کے بعد آیا اور جمعہ کے دن چاشت کے وقت تک جاری رہ کر ختم ہو گیا، اور آگ قریظہ کے مقام پر حرہ کے پاس نمودار ہوئی، جو ایسے عظیم شہر کی صورت میں نظر آ رہی تھی جس کے گرد فصیل بنی ہوئی ہو اور اُس پر کنگرے، برج اور مینارے بنے ہوئے ہوں، کچھ ایسے لوگ بھی دکھائی دیتے تھے جو اُسے ہانک رہے تھے، جس پہاڑ پر گذرتی تھی اُسے ڈھا دیتی اور پگھلا دیتی تھی، اس مجموعہ میں سے ایک حصہ سرخ اور نیلا نہر کی سی شکل میں نکلتا تھا جس میں بادل کی سی گرج تھی، وہ سامنے کی چٹانوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا اور عراقی مسافرین کے اڈہ تک پہنچ جاتا تھا، اس کی وجہ سے راکھ ایک بڑے پہاڑ کی مانند جمع ہو گئی، پھر آگ مدینہ کے قریب تک پہنچ گئی، مگر اس کے باوجود مدینہ میں ٹھنڈی ہوا آتی رہی، اس آگ میں سمندر کے سے جوش و خروش کا مشاہدہ کیا گیا، میرے ایک ساتھی نے مجھے بتایا کہ میں نے اُس آگ کو پانچ یوم کی مسافت سے فضاء میں بلند ہوتا ہوا دیکھا اور میں نے سنا ہے کہ وہ مکہ اور بصری کے پہاڑوں سے بھی دیکھی گئی ہے۔“ علامہ قرطبیؒ آگے فرماتے ہیں کہ ”یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ کی نبوت کے دلائل میں سے ہے۔“

اُسی زمانہ کے ایک اور جلیل القدر محدث دمشقی ہیں انہوں نے اپنی کتاب ”ذیل الدمشقی“ میں جو اس واقعہ کے فوراً بعد ان کو مدینہ طیبہ کے ملے، یہ خود اُس وقت دمشق میں تھے، فرماتے ہیں:

”اوائل شعبان ۶۵۴ھ میں کئی بڑا ایک عظیم واقعہ کی تفصیلات ہیں جو وہاں رونما ہوا، تصدیق ہو گئی جو بخاری و مسلم میں ہے (آگے اُس آگ کا مشاہدہ کرنے والوں میں سے جن ایک شخص نے مجھے بتایا کہ اُسے یہ اطلاع ملی۔ مقام پر خطوط لکھے گئے ہیں) بعض خطوط نقل خطوط میں ہے کہ جمادی الثانیہ کے پہلے جمعہ آگ رونما ہوئی اس کے اور مدینہ کے درمیان زمین سے نکلی اور اس میں سے آگ کی ایک کہ جبل احد کی محاذات میں آ گئی۔ ایک اہل باعث حرہ کے مقام پر سے زمین پھٹ پڑی مسجد نبوی کے برابر ہو گئی اور دیکھنے میں یوں اُس میں سے ایک وادی سی بہہ پڑی جس کی سطح زمین پر بہتی تھی، اُس میں سے چھوٹے ایک اور خط میں ہے کہ اُس کی روشنی اتنی پھیلا

موجود تھے۔

”یہ بھی اُسی زمانہ کے بلند پایہ عالم ہیں  
مور الآخرة“ میں اس آگ کی مزید  
سی حدیث کے ذیل میں فرماتے ہیں:  
”آگ نکلے ہے، اس کی ابتداء زبردست  
۱۱ کی رات میں عشاء کے بعد آیا اور  
۱۲ کر ختم ہو گیا، اور آگ قریظہ کے مقام  
۱۳ کی صورت میں نظر آ رہی تھی جس کے گرد  
اور مینارے بنے ہوئے ہوں، کچھ ایسے  
۱۴ ہے تھے، جس پہاڑ پر گذرتی تھی اُسے  
۱۵ ہے ایک حصہ سرخ اور نیلا نہر کی سی شکل  
۱۶ وہ سامنے کی چٹانوں کو اپنی لپیٹ میں  
جاتا تھا، اس کی وجہ سے راکھ ایک بڑے  
۱۷ قریب تک پہنچ گئی، مگر اس کے باوجود  
۱۸ سمندر کے سے جوش و خروش کا مشاہدہ  
۱۹ کہ میں نے اُس آگ کو پانچ یوم کی  
۲۰ میں نے سنا ہے کہ وہ مکہ اور بصری کے  
۲۱ آگے فرماتے ہیں کہ ”یہ واقعہ رسول

اُسی زمانہ کے ایک اور جلیل القدر محدث ابو شامة المقدسی  
الدمشقی ہیں انہوں نے اپنی کتاب ”ذیل الروضتین“ میں وہ خطوط نقل کئے  
ہیں جو اس واقعہ کے فوراً بعد ان کو مدینہ طیبہ کے قاضی اور دیگر حضرات کی طرف سے  
ملے، یہ خود اُس وقت دمشق میں تھے، فرماتے ہیں:

”اوائل شعبان ۶۵۴ھ میں کئی خطوط مدینہ شریف سے آئے اُن میں  
ایک عظیم واقعہ کی تفصیلات ہیں جو وہاں رونما ہوا ہے، اس واقعہ سے اُس حدیث کی  
تصدیق ہو گئی جو بخاری و مسلم میں ہے (آگے وہی حدیث ذکر کر کے فرماتے ہیں)  
اُس آگ کا مشاہدہ کرنے والوں میں سے جن لوگوں پر مجھے اعتماد ہے اُن میں سے  
ایک شخص نے مجھے بتایا کہ اُسے یہ اطلاع ملی ہے کہ اُس آگ کی روشنی سے تیماء کے  
مقام پر خطوط لکھے گئے ہیں (بعض خطوط نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں) اور بعض  
خطوط میں ہے کہ جمادی الثانیہ کے پہلے جمعہ کو مدینہ کی مشرقی سمت میں ایک عظیم  
آگ رونما ہوئی اس کے اور مدینہ کے درمیان نصف یوم کی مسافت تھی، یہ آگ  
زمین سے نکلی اور اس میں سے آگ کی ایک وادی (نہر) سی بہہ پڑی، یہاں تک  
کہ جبل احد کی محاذات میں آ گئی۔ ایک اور خط میں ہے کہ ایک عظیم آگ کے  
باعث حرہ کے مقام پر سے زمین پھٹ پڑی۔ آگ کی مقدار (طول و عرض میں)  
مسجد نبوی کے برابر ہو گئی اور دیکھنے میں یوں معلوم ہوتا تھا کہ وہ مدینہ ہی میں ہے،  
اُس میں سے ایک وادی سی بہہ پڑی جس کی مقدار چار فرسخ اور عرض چار میل تھا، وہ  
سطح زمین پر بہتی تھی، اُس میں سے چھوٹے چھوٹے پہاڑ سے نمودار ہوتے تھے۔  
ایک اور خط میں ہے کہ اُس کی روشنی اتنی پھیلی کہ لوگوں نے اُس کا مشاہدہ مکہ سے کیا

(آگے فرماتے ہیں) یہ آگ مہینوں باقی رہی پھر ٹھنڈی ہوگئی، جو بات مجھ پر واضح ہوئی وہ یہ کہ اس حدیث میں جس آگ کا ذکر ہے یہ وہی ہے جو مدینہ کے نواح میں ظاہر ہوئی ہے۔

علامہ سمہوری نے ”وفاء الوفاء“ میں اُس زمانہ کے لوگوں کے بیانات نقل کئے ہیں کہ اُس زمانہ میں مدینہ طیبہ کے نواح میں آفتاب اور چاند کی روشنی دھویں کی کثرت کے باعث اتنی دھندلی ہوگئی تھی کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سورج اور چاند کو گرہن لگا ہوا ہے اور ابوشامہؒ کا یہ بیان بھی نقل کیا ہے کہ:

”اور ہمارے یہاں دمشق میں اس کا یہ اثر ظاہر ہوا کہ دیواروں پر سورج کی روشنی دھندلی ہوگئی تھی اور ہم حیران تھے کہ اس کا سبب کیا ہے؟ یہاں تک کہ ہمیں اس آگ کی خبر پہنچ گئی۔“

اُسی زمانہ کے ایک اور بزرگ علامہ قطب الدین القسطلانیؒ ہیں جو عین اُس وقت جب کہ آگ لگی ہوئی تھی مکہ مکرمہ میں موجود تھے، انہوں نے اس آگ کی تحقیق میں بڑی کاوش سے کام لیا حتیٰ کہ اس موضوع پر ایک مستقل رسالہ تصنیف فرمایا، جس میں عینی گواہوں کے بیانات قلم بند کیے ہیں، انہوں نے یہ عجیب واقعہ بھی نقل کیا ہے کہ:

”مجھے ایک ایسے شخص نے بتایا ہے جس پر میں اعتماد کرتا ہوں کہ اُس نے حرہ کے پتھروں میں سے ایک بہت بڑا پتھر اپنی آنکھوں سے دیکھا، جس کا بعض حصہ حرم مدینہ کی حد سے باہر تھا اور آگ اُس کے صرف اُس حصہ میں لگی جو حد حرم سے خارج تھا اور جب پتھر کے اُس حصہ پر پہنچی جو حد حرم میں داخل تھا تو بجھ گئی اور

ٹھنڈی ہوگئی۔“

یہ آنحضرت ﷺ کا ایک داخل نہ ہو سکی حتیٰ کہ ایک ہی پتھر کا جو حصہ اندر تھا وہاں پہنچ کر آگ خود بخود علامہ سمہوریؒ جو مدینہ طیبہ کے مقامات مقدسہ اور چپہ چپہ کی ”وفاء الوفاء“ میں بیان کی ہیں اس تقریباً ۱۳ صفحات میں قلم بند کی ہیں تھا، ان کے بیانات تفصیل سے نقل روشنی مکہ مکرمہ تیماء، بیبوع، جبالہ گئی۔

اُسی زمانہ کے ایک بزرگ میں حاکم رہے ہیں ان کی ولادت ۲ یہ بصری میں ایک مدرسہ کے مدرس تھے، انہوں نے مشہور مفسر و مؤرخ ”جن دنوں یہ آگ نکلی سنا جو میرے والد کو بتا رہا تھا کہ ہر گردنیں دیکھی ہیں۔“ یہ بعینہ وہ بات ہے جس

رہی پھر ٹھنڈی ہوگئی، جو بات مجھ پر واضح  
ذکر ہے یہ وہی ہے جو مدینہ کے نواح میں

میں اُس زمانہ کے لوگوں کے بیانات نقل  
اح میں آفتاب اور چاند کی روشنی دھویں  
کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سورج اور چاند کو  
فل کیا ہے کہ:

اس کا یہ اثر ظاہر ہوا کہ دیواروں پر سورج  
تھے کہ اس کا سبب کیا ہے؟ یہاں تک کہ

علامہ قطب الدین القسطلانیؒ ہیں جو عین  
مہ میں موجود تھے، انہوں نے اس آگ  
اس موضوع پر ایک مستقل رسالہ تصنیف  
مہند کیے ہیں، انہوں نے یہ عجیب واقعہ

ہے جس پر میں اعتماد کرتا ہوں کہ اُس نے  
اپنی آنکھوں سے دیکھا، جس کا بعض  
س کے صرف اُس حصہ میں لگی جو حد حرم  
پہنچی جو حد حرم میں داخل تھا تو بجھ گئی اور

ٹھنڈی ہوگئی۔“

یہ آنحضرت ﷺ کا ایک اور معجزہ ہے کہ اتنی بڑی آگ حرم مدینہ میں  
داخل نہ ہو سکی حتیٰ کہ ایک ہی پتھر کا جو حصہ حرم سے باہر تھا اُسے آگ نے جلادیا اور  
جو حصہ اندر تھا وہاں پہنچ کر آگ خود ٹھنڈی ہوگئی۔

علامہ سمہوریؒ جو مدینہ طیبہ کے مشہور مؤرخ ہیں انہوں نے مدینہ طیبہ  
کے مقامات مقدسہ اور چپہ چپہ کی تاریخ اور تفصیلات جس کاوش سے اپنی کتاب  
”وفاء الوفا“ میں بیان کی ہیں اس کی نظیر نہیں ملتی انہوں نے آگ کی تفصیلات  
تقریباً ۱۳ صفحات میں قلم بند کی ہیں اور جن حضرات کے زمانہ میں یہ واقعہ پیش آیا  
تھا، ان کے بیانات تفصیل سے نقل کئے ہیں، جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس آگ کی  
روشنی مکہ مکرمہ تیماء، یثرب، جبال ساریہ اور بصری جیسے دور از مقامات میں دیکھی  
گئی۔

اُسی زمانہ کے ایک بزرگ قاضی القضاۃ صدر الدین حنفی ہیں جو دمشق  
میں حاکم رہے ہیں ان کی ولادت ۶۴۲ھ میں ہوئی، قاضی القضاۃ ہونے سے پہلے  
یہ بصری میں ایک مدرسہ کے مدرس تھے اور آگ کے واقعہ کے وقت بھی بصری میں  
تھے، انہوں نے مشہور مفسر و مؤرخ حافظ ابن کثیر کو خود بتایا کہ:

”جن دنوں یہ آگ نکلی ہوئی تھی میں نے بصری میں ایک دیہاتی کو خود  
سنا جو میرے والد کو بتا رہا تھا کہ ہم لوگوں نے اس آگ کی روشنی میں اونٹوں کی  
گردنیں دیکھی ہیں۔“

یہ بعینہ وہ بات ہے جس کی خبر رسول اللہ ﷺ نے صحیح حدیث میں دی تھی

کہ اُس آگ سے بصری میں اونٹوں کی گردنیں روشن ہو جائیں گی۔ اس آگ کے متعلق آنحضرت ﷺ نے تین باتیں ارشاد فرمائی تھیں، ایک یہ کہ وہ آگ جہاز میں نکلے گی، دوسری یہ کہ اُس سے ایک وادی بہہ پڑے گی اور تیسری یہ کہ اُس سے بصری کے مقام پر اونٹوں کی گردنیں روشن ہو جائیں گی، یہ سب باتیں من و عن کھل کر ظاہر ہو گئیں۔

غرض رسول اللہ ﷺ کے یہ ایسے معجزات ہیں جو آپ کے وصال کے صدیوں بعد ظاہر ہوئے اور آئندہ کے بھی جن واقعات کی خبر آپ ﷺ نے دی ہے بلاشبہ وہ بھی ایک ایک کر کے سامنے آتے جائیں گے اور آئندہ نسلوں کے لئے آپ ﷺ کی صداقت و حقانیت کی تازہ ترین دلیل بنیں گے۔

یوں تو علامات بعیدہ کی ایک طویل فہرست ہے جن کی خبر رسول اللہ ﷺ نے دی تھی کہ وہ قیامت سے پہلے رونما ہوں گے اور وہ رونما ہو کر رہے، علامہ برزنجی نے اپنی مشہور کتاب ”الاشاعۃ“ میں اور بھی بہت سے واقعات لکھے ہیں ہم نے صرف چند مثالیں پیش کی ہیں مگر کلام پھر بھی طویل ہو گیا، تاہم یہ تطویل بھی انشاء اللہ نفع سے خالی نہ ہوگی۔

### قسم دوم (علامات متوسطہ)

قیامت کی علامات متوسطہ وہ ہیں جو ظاہر تو ہو گئی ہیں مگر ابھی انتہاء کو نہیں پہنچیں، ان میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے اور ہوتا جائے گا یہاں تک کہ تیسری قسم کی علامات ظاہر ہونے لگیں گی، علامات متوسطہ کی فہرست بھی بہت طویل ہے۔

مثلاً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دین پر قائم رہنے والے کی حالت اُس شخص مٹھی میں پکڑ رکھا ہو، دنیاوی اعتبار سے سہ بھی کمینہ ہو اور اُس کا باپ بھی کمینہ ہو، لیڈر اور قوموں کے لیڈر منافق، رذیل ترین اور فاجر ہوں گے، پولیس کی کثرت ہوگی (جو بڑے عہدے نااہلوں کو ملیں گے، بڑے حکمران بن جائے گی، یہاں تک کہ تجارت میں عورت ایسی ہوگی کہ نفع حاصل نہ ہوگا، ناپ تول بڑھ جائے گا، مگر تعلیم محض دنیا کے لئے حاکم آلہ بنالیا جائے گا۔ ریاء شہرت اور مالی منفعت کی کثرت ہوگی اور فقہاء کی قلت ہوگی، وقت آئے گا کہ وہ سرخ سونے سے زیادہ کے آخری لوگ پہلے لوگوں پر لعنت کریں۔ امانت دار کو خائن اور خائن کو امانت کو جھوٹا کہا جائے گا، اچھائی کو برا اور برا کو حسن سلوک کیا جائیگا اور رشتہ داروں کے اطاعت اور ماں باپ کی نافرمانی ہوگی، ہوں گی، سلام صرف جان پہچان کے لوگوں کو

روشن ہو جائیں گی۔ اس آگ کے  
کی تھیں، ایک یہ کہ وہ آگ حجاز میں  
پڑے گی اور تیسری یہ کہ اس سے  
میں گی، یہ سب باتیں من و عن کھل  
زات ہیں جو آپ کے وصال کے  
واقعات کی خبر آپ ﷺ نے دی  
میں گے اور آئندہ نسلوں کے لئے  
لیل بنیں گے۔

سب سے پہلے خبر رسول اللہ ﷺ  
اور وہ رونما ہو کر رہے، علامہ برزنجی  
بھی بہت سے واقعات لکھے ہیں ہم  
میں طویل ہو گیا، تاہم یہ تطویل بھی

(متوسطہ)

ظاہر تو ہو گئی ہیں مگر ابھی انتہاء کو نہیں  
ہوتا جائے گا یہاں تک کہ تیسری قسم  
میں فہرست بھی بہت طویل ہے۔

مثلاً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ  
دین پر قائم رہنے والے کی حالت اس شخص کی طرح ہوگی جس نے انگارے کو اپنی  
مٹھی میں پکڑ رکھا ہو، دنیاوی اعتبار سے سب سے زیادہ نصیبہ درودہ شخص ہوگا جو خود  
بھی کمینہ ہو اور اس کا باپ بھی کمینہ ہو، لیڈر بہت اور امانت دار کم ہوں گے، قبیلوں  
اور قوموں کے لیڈر منافق، رذیل ترین اور فاسق ہوں گے، بازاروں کے رئیس  
فاجر ہوں گے، پولیس کی کثرت ہوگی (جو ظالموں کی پشت پناہی کرے گی) بڑے  
بڑے عہدے نااہلوں کو ملیں گے، بڑے حکومت کرنے لگیں گے، تجارت بہت پھیل  
جائے گی، یہاں تک کہ تجارت میں عورت اپنے شوہر کا ہاتھ بٹائیگی مگر کساد بازاری  
ایسی ہوگی کہ نفع حاصل نہ ہوگا، ٹاپ تول میں کمی کی جائے گی، لکھنے کا رواج بہت  
بڑھ جائے گا، مگر تعلیم محض دنیا کے لئے حاصل کی جائے گی، قرآن کو گانے باجے کا  
آلہ بنالیا جائے گا۔ ریاء شہرت اور مالی منفعت کے لئے گا گا کر قرآن پڑھنے والوں  
کی کثرت ہوگی اور فقہاء کی قلت ہوگی، علماء کو قتل کیا جائے گا اور ان پر ایسا سخت  
وقت آئے گا کہ وہ سرخ سونے سے زیادہ اپنی موت کو پسند کریں گے، اس امت  
کے آخری لوگ پہلے لوگوں پر لعنت کریں گے۔ (ترمذی ص ۴۵، ج ۲)

امانت دار کو خائن اور خائن کو امانت دار کہا جائے گا، جھوٹے کو سچا اور سچے  
کو جھوٹا کہا جائے گا، اچھائی کو برا اور برائی کو اچھا سمجھا جائے گا، اجنبی لوگوں سے  
حسن سلوک کیا جائیگا اور رشتہ داروں کے حقوق پامال کئے جائیں گے، بیوی کی  
اطاعت اور ماں باپ کی نافرمانی ہوگی، مسجدوں میں شور و غلب اور دنیا کی باتیں  
ہوں گی، سلام صرف جان پہچان کے لوگوں کو کیا جائے گا (حالانکہ دوسری احادیث



میں ہے کہ سلام ہر مسلمان کو کرنا چاہیے، خواہ اُس سے جان پہچان ہو یا نہ ہو (طلاقوں کی کثرت ہوگی، نیک لوگ چھپتے پھریں گے اور کمینے لوگوں کو دور دورہ ہوگا، لوگ فخر اور ریاء کے طور پر اونچی عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے کا مقابلہ کریں گے۔ (ترمذی ص ۴۵، ج ۲)

شراب کا نام نبیذ، سود کا نام بیج اور رشوت کا نام ہدیہ رکھ کر انہیں حلال سمجھا جائے گا، سود، جوا، گانے باجے کے آلات، شراب خوری اور زنا کی کثرت ہوگی، بے حیائی اور ناجائز اولاد کی کثرت ہوگی، دعوت میں کھانے پینے کے علاوہ عورتیں بھی پیش کی جائیں گی، ناگہانی اور اچانک اموات کی کثرت ہوگی، لوگ موٹی موٹی گدیوں پر سواری کر کے مسجدوں کے دروازوں تک آئیں گے، ان کی عورتیں کپڑے پہنے ہوں گی مگر (لباس باریک اور چست ہونے کے باعث) وہ ننگی ہوں گی، اُن کے سر سختی اونٹ کے کوہان کی طرح ہوں گے، چمک چمک کر چلیں گی اور لوگوں کو اپنی طرف مائل کریں گی، یہ نہ جنت میں داخل ہوں گی اور نہ ہی اُس کی خوشبو پائیں گی، مومن آدمی لوگوں کے نزدیک باندی سے بھی زیادہ رذیل ہوگا، مومن ان برائیوں کو دیکھے گا، مگر انہیں روک نہ سکے گا، جس کے باعث اُس کا دل اندر ہی اندر گھلتا رہے گا، فتنے بہت ہونگے۔ (بخاری ص ۱۰۵۵، ج ۲)

علامات متوسطہ میں اور بھی بہت سی علامات ہیں ان سب کی خبر رسول اللہ ﷺ نے ایسے دور میں دی تھی جب کہ ان کا تصور بھی مشکل تھا، مگر آج ہم اپنی آنکھوں سے اُن سب کا مشاہدہ کر رہے ہیں، کوئی علامت اپنی انتہا کو پہنچی ہوئی ہے اور کوئی ابتدائی مراحل سے گزر رہی ہے، جب یہ سب علامات اپنی انتہا کو

پہنچیں گی تو قیامت کی بڑی بڑی اللہ عزوجل ہمیں ہر فتنہ کے شر پہنچا دے۔

### قسم سوہ

یہ علامات بالکل قریب بڑے بڑے عالمگیر واقعات ہوا ہے، مثلاً ظہور مہدی، خروج دج، آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا جب اس قسم کی تمام علامات ظاہر آجائے گی۔

”مہدی“ لغت میں سے ہر ہدایت یافتہ شخص کو مہدی آیا ہے اس سے ایک خاص شخص ظاہر ہوں گے۔

ظہور مہدی کے بارہ آئیں ہیں کہ درجہ تواتر کو پہنچی

ہیے، خواہ اُس سے جان پہچان ہو یا نہ ہو)  
پھر یں گے اور کینے لوگوں کو دور دورہ ہوگا،  
س بنانے میں ایک دوسرے کا مقابلہ کریں  
(ج ۲)

بیچ اور رشوت کا نام ہدیہ رکھ کر انہیں حلال  
کے آلات، شراب خوری اور زنا کی کثرت  
ت ہوگی، دعوت میں کھانے پینے کے علاوہ  
اور اچانک اموات کی کثرت ہوگی، لوگ  
روں کے دروازوں تک آئیں گے، ان کی  
ریک اور چست ہونے کے باعث (وہ ننگی  
کی طرح ہوں گے، لچک لچک کر چلیں گی  
نہ جنت میں داخل ہوں گی اور نہ ہی اُس کی  
نزدیک باندی سے بھی زیادہ رذیل ہوگا،  
روک نہ سکے گا، جس کے باعث اُس کا دل  
گئے۔ (بخاری ص ۱۰۵۵، ج ۲)

بہت سی علامات ہیں ان سب کی خبر  
ی جب کہ ان کا تصور بھی مشکل تھا، مگر آج  
کر رہے ہیں، کوئی علامت اپنی انتہا کو پہنچی  
رہی ہے، جب یہ سب علامات اپنی انتہا کو

پہنچیں گی تو قیامت کی بڑی بڑی اور قریبی علامات کا سلسلہ شروع ہو جائے گا،  
اللہ عزوجل ہمیں ہر فتنہ کے شر سے محفوظ رکھے اور سلامتی ایمان کے ساتھ قبر تک  
پہنچادے۔

### قسم سوم (علامات قریبہ)

یہ علامات بالکل قرب قیامت میں یکے بعد دیگرے ظاہر ہوں گی، یہ  
بڑے بڑے عالمگیر واقعات ہوں گے لہذا ان کو ”علامات کبریٰ“ بھی کہا جاتا  
ہے، مثلاً ظہور مہدی، خروج دجال، نزول عیسیٰ علیہ السلام، خروج یاجوج ماجوج  
آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا اور دلیۃ الارض اور یمن سے نکلنے والی آگ وغیرہ  
جب اس قسم کی تمام علامات ظاہر ہو چکیں گی تو کسی وقت بھی اچانک قیامت  
آجائے گی۔

### ظہور مہدی

”مہدی“ لغت میں ہدایت یافتہ شخص کو کہتے ہیں۔ معنی لغوی کے لحاظ  
سے ہر ہدایت یافتہ شخص کو مہدی کہہ سکتے ہیں۔ لیکن احادیث میں جس مہدی کا ذکر  
آیا ہے اس سے ایک خاص شخص مراد ہیں جو اخیر زمانہ میں عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے  
ظاہر ہوں گے۔

ظہور مہدی کے بارہ میں احادیث اور روایات اس درجہ کثرت کے ساتھ  
آئیں ہیں کہ درجہ تو اتر کو پہنچی ہیں اور اس درجہ صراحت اور وضاحت کے ساتھ

آئیں ہیں کہ ان میں ذرہ برابر اشتباہ کی گنجائش نہیں۔ مثلاً حضرت مہدی کا کیا نام ہوگا؟ ان کا حلیہ کیا ہوگا؟ ان کی جائے ولادت کہاں ہوگی اور جائے ہجرت اور جائے وفات کہاں ہوگی؟ کیا عمر ہوگی؟ اپنی زندگی میں کیا کیا کریں گے؟ اول بیعت ان کے ہاتھ پر کہاں ہوگی اور کتنی مدت تک ان کی سلطنت اور فرماں روائی رہے گی؟ وغیرہ وغیرہ۔ غرض یہ کہ تفصیل کے ساتھ ان کی علامتیں احادیث میں مذکور ہیں۔

تقریباً حدیث کی ہر کتاب میں حضرت مہدی کے بارے میں جو روایتیں آئی ہیں وہ ایک مستقل باب میں درج ہیں۔ شیخ جلال الدین سیوطی نے حضرت مہدی کے بارے میں ایک مستقل رسالہ لکھا ہے جس میں ان تمام احادیث کو جمع کیا ہے، جو حضرت مہدی کے بارے میں آئی ہیں ”العف الوردی فی اخبار المہدی“ ہے (جو چھپ چکا ہے) علامہ سفارینی نے شرح عقیدہ سفارینیہ میں ان تمام احادیث کی تلخیص کی ہے اور ان کو خاص ترتیب سے بیان کیا ہے۔

(حضرات اہل علم شرح عقیدہ سفارینیہ، ص ۶۷، ج ۲ کی مراجعت کریں)  
(۱) حدیث میں ہے کہ مہدی موعود اولاد فاطمہ سے ہوں گے قال رسول اللہ ﷺ المہدی من عترتی من اولاد فاطمة۔

(رواہ ابو داؤد ص ۵۸۸، ج ۲)  
اور حضرت مہدی کے آل رسول اور اولاد فاطمہ سے ہونے کے بارے میں روایات اس درجہ کثیر ہیں کہ درجہ تو اتر تک پہنچ جاتی ہیں۔  
(شرح عقیدہ سفارینیہ، ص ۶۹، ج ۲)

(۲) حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے جب تک میرے اہل بیت میں سے ایک شخص میرے نام اور اس کے باپ کا نام میرے باپ (رواہ ابو داؤد)

### حضرت مہدی کے بارے

حضرت مہدی علیہ الرضوان کے کچھ فرمایا ہے اور جس پر اہل حق کا اتفاق حضرت فاطمہ الزہراء کی اولاد سے ہوں گے نام نامی محمد اور والد کا نام عبد اللہ ہوگا۔ جس ط مشابہ ہوتا ہے اسی طرح وہ شکل و شباهت کے مشابہ ہوں گے، وہ نبی نہیں ہوں گے، نہ کا دعویٰ کریں گے، نہ ان کی نبوت پر کوئی احادیث میں ہے ان کی پیشانی ہوئی اور بیچ میں سے کسی قدر چھٹی ہوگی۔

گنجائش نہیں۔ مثلاً حضرت مہدی کا کیا نام  
نے ولادت کہاں ہوگی اور جائے ہجرت اور  
اپنی زندگی میں کیا کیا کریں گے؟ اول  
مدت تک ان کی سلطنت اور فرماں روائی  
مل کے ساتھ ان کی علامتیں احادیث میں

حضرت مہدی کے بارے میں جو روایتیں  
ہیں۔ شیخ جلال الدین سیوطی نے حضرت  
مہدی کے بارے میں ان تمام احادیث کو جمع کیا  
ہے (جو چھپ چکا ہے) علامہ  
مہدی کے بارے میں ان تمام احادیث کی تلخیص کی ہے اور

سفارینہ، ص ۶۷، ج ۲ کی مراجعت کریں)  
اولاد فاطمہ سے ہوں گے قال رسول  
اولاد فاطمہ۔

(رواہ ابو داؤد ص ۵۸۸، ج ۲)  
بول اور اولاد فاطمہ سے ہونے کے بارے  
ز تک پہنچ جاتی ہیں۔  
(شرح عقیدہ سفارینہ، ص ۶۹، ج ۲)

(۲) حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی  
جب تک میرے اہل بیت میں سے ایک شخص عرب کا مالک نہ ہو جائے۔ اس کا نام  
میرے نام اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام کی طرح ہوگا۔

(رواہ ابو داؤد و الترمذی ص ۴۷، ج ۲)

### حضرت مہدی کے بارے میں اہل سنت کا عقیدہ

حضرت مہدی علیہ الرضوان کے بارے میں آنحضرت ﷺ نے جو  
کچھ فرمایا ہے اور جس پر اہل حق کا اتفاق ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ  
حضرت فاطمہ الزہراء کی اولاد سے ہوں گے اور نجیب الطرفین سید ہوں گے، ان کا  
نام نامی محمد اور والد کا نام عبداللہ ہوگا۔ جس طرح صورت و سیرت میں بیٹا باپ کے  
مشابہ ہوتا ہے اسی طرح وہ شکل و شبہت اور اخلاق و شمائل میں آنحضرت ﷺ  
کے مشابہ ہوں گے، وہ نبی نہیں ہوں گے، نہ ہی ان پر وحی نازل ہوگی اور نہ وہ نبوت  
کا دعویٰ کریں گے، نہ ان کی نبوت پر کوئی ایمان لائے گا۔

حدیث میں ہے ان کی پیشانی کشادہ اور ان کی ناک اوپر سے کچھ اٹھی  
ہوئی اور بیچ میں سے کسی قدر چھٹی ہوگی۔

(رواہ ابو داؤد ص ۲۳۰، ج ۲)

## حضرت مہدی علیہ الرضوان کے ظہور کی نشانیاں

حضرت ام سلمہؓ آنحضرت ﷺ کا ارشاد نقل کرتی ہیں کہ ”ایک خلیفہ کی موت پر (اس کی جانشینی کے مسئلہ پر) اختلاف ہوگا تو اہل مدینہ میں سے ایک شخص بھاگ کر مکہ مکرمہ آجائے گا (یہ مہدی ہوں گے اور اس اندیشہ سے بھاگ کر مکہ آجائیں گے کہ کہیں ان کو خلیفہ نہ بنا دیا جائے) مگر لوگ ان کے انکار کے باوجود ان کو خلافت کے لئے منتخب کریں گے۔ چنانچہ حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان (بیت اللہ شریف کے سامنے) ان کے ہاتھ پر لوگ بیعت کریں گے۔“

”پھر ملک شام سے ایک لشکر ان کے مقابلے میں بھیجا جائے گا، لیکن یہ لشکر ”بیداء“ نامی جگہ میں جو مکہ و مدینہ کے درمیان ہے، زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ پس جب لوگ یہ دیکھیں گے تو (ہر خاص و عام کو دور دور تک معلوم ہو جائے گا کہ یہ مہدی ہیں) چنانچہ ملک شام کے ابدال اور اہل عراق کی جماعتیں آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے بیعت کریں گی۔ پھر قریش کا ایک آدمی جس کی ننھیال قبیلہ بنو کلب میں ہوگی، آپ کے مقابلے میں کھڑا ہوگا۔ آپ بنو کلب کے مقابلے میں ایک لشکر بھیجیں گے وہ ان پر غالب آئے گا اور بڑی محرومی ہے اس شخص کے لئے جو بنو کلب کے مال غنیمت کی تقسیم کے موقع پر حاضر نہ ہو۔ پس حضرت مہدی علیہ الرضوان خود مال تقسیم کریں گے اور لوگوں میں ان کے نبی ﷺ کی سنت کے موافق عمل کریں گے اور اسلام اپنی گردن زمین پر ڈال دے گا۔ (یعنی اسلام کو استقرار نصیب ہوگا)۔ خلاف کے بعد حضرت مہدی علیہ الرضوان سات

سال رہیں گے، پھر ان کی وفات، (یہ حدیث مشکوٰۃ شریف، ص ۷۱ سیوطی نے العرف الوردی فی آثار داؤد، ابویعلیٰ اور طبرانی کے حوالے حدیث میں ہے کہ حضرت روئے زمین کو عدل و انصاف سے ہوگی۔

حدیث میں ہے کہ جب گے تو لوگ ان کو پہچان کر ان سے وقت غیب سے یہ آواز آئے گی: هذا خلیفۃ اللہ ترجمہ: یہ خدا تعالیٰ کے خلیفہ مہدی

## حضرت مہدی کا ظہور کر

قرآن و حدیث میں وقت نہیں بتایا گیا۔ یعنی یہ کہ ان احادیث مبارکہ میں یہ بتایا گیا ابتدائی کڑی ہے جو بالکل قرب قیامت کے آنے میں زیادہ وقفہ نہیں

## موان کے ظہور کی نشانیاں

ﷺ کا ارشاد نقل کرتی ہیں کہ ”ایک خلیفہ کی ختلاف ہوگا تو اہل مدینہ میں سے ایک شخص ہوں گے اور اس اندیشہ سے بھاگ کر مکہ جائے (مگر لوگ ان کے انکار کے باوجود ان چنانچہ حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان ہاتھ پر لوگ بیعت کریں گے)۔“

ان کے مقابلے میں بھیجا جائے گا، لیکن یہ کے درمیان ہے، زمین میں دھنسا دیا جائے خاص و عام کو دور دور تک معلوم ہو جائے گا ابدال اور اہل عراق کی جماعتیں آپ کی ت کریں گی۔ پھر قریش کا ایک آدمی جس کی کے مقابلہ میں کھڑا ہوگا۔ آپ بنو کلب کے غالب آئے گا اور بڑی محرومی ہے اس شخص کی تقسیم کے موقع پر حاضر نہ ہو۔ پس تم کریں گے اور لوگوں میں ان کے نبی ﷺ سلام اپنی گردن زمین پر ڈال دے گا۔ (یعنی کے بعد حضرت مہدی علیہ الرضوان سات

سال رہیں گے، پھر ان کی وفات ہوگی اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔“ (یہ حدیث مشکوٰۃ شریف، ص ۴۷۱ میں ابو داؤد کے حوالے سے درج ہے اور امام سیوطی نے العرف الوردی فی آثار المہدی، ص ۵۹ میں اس کو ابن ابی شیبہ، احمد، ابو داؤد، ابویعلیٰ اور طبرانی کے حوالے سے نقل کیا ہے)۔

حدیث میں ہے کہ حضرت مہدی علیہ الرضوان خلیفہ ہونے کے بعد تمام روئے زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ پہلے ظلم و ستم سے بھری ہوگی۔

حدیث میں ہے کہ جب حضرت مہدی علیہ الرضوان مدینہ سے مکہ آئیں گے تو لوگ ان کو پہچان کر ان سے بیعت کریں گے اور اپنا بادشاہ بنالیں گے اور اس وقت غیب سے یہ آواز آئے گی:

هذا خلیفة الله المهدی فاسمعوا له واطيعوا

ترجمہ: یہ خدا تعالیٰ کے خلیفہ مہدی ہیں ان کا حکم سنو اور ان کی اطاعت کرو۔

## حضرت مہدی کا ظہور کب ہوگا اور وہ کتنے دن رہیں گے؟

قرآن و حدیث میں حضرت مہدی علیہ الرضوان کے ظہور کا کوئی متعین وقت نہیں بتایا گیا۔ یعنی یہ کہ ان کا ظہور کس صدی اور کس سال میں ہوگا۔ البتہ احادیث مبارکہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ ان کا ظہور قیامت کی ان بڑی علامتوں کی ابتدائی کڑی ہے جو بالکل قرب قیامت میں ظاہر ہوں گی اور ان کے ظہور کے بعد قیامت کے آنے میں زیادہ وقفہ نہیں ہوگا۔

حضرت مہدی کہاں پیدا ہوں گے؟ اس سلسلہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ایک روایت منقول ہے کہ مدینہ طیبہ میں ان کی پیدائش و تربیت ہوگی، مکہ مکرمہ میں ان کی بیعت خلافت ہوگی اور بیت المقدس ان کی ہجرت گاہ ہوگا۔ روایات و آثار کے مطابق جب ان سے بیعت خلافت ہوگی اُس وقت ان کی عمر چالیس برس کی ہوگی۔ ان کی خلافت کے ساتویں سال کا نادجال نکلے گا، اس کو قتل کرنے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔ حضرت مہدی علیہ الرضوان کے دو سال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رفاقت میں گزریں گے اور ۴۹ برس کی عمر میں ان کا وصال ہوگا۔

### ظہور کے بعد حضرت مہدی کے کارنامے

#### اہل سنت والجماعت کا نظریہ

اہل حق کا اس امر پر اتفاق ہے کہ قیامت سے پہلے حضرت مہدی ضرور آئیں گے، اُن کی اس وقت پیدائش، آمد اور ظہور کے بارے میں اہل سنت والجماعت کا کوئی اختلاف نہیں ہے، حضرت مہدی کی پیدائش اور آمد سے قبل دنیا میں جو ظلم و جور ہوگا، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اقتدار میں آنے کے بعد زیر اثر علاقہ میں، وہ عدل و انصاف قائم کریں گے اور نا انصافی کو نیست و نابود کر دیں گے اور اُسی دور میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہونگے، جہاد اور دجال کے قتل کرنے میں حضرت مہدی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پورا پورا تعاون کریں گے۔

اس کے علاوہ اور بے شمار روایات کافروں کے خلاف جہاد کرنا اور روئے زمین پر حدیث میں ہے:

ان کی کفار سے خونریز جنگیں ہوں خروج ہوگا اور وہ لشکر دجال کے محاصرے وقت دجال کو قتل کرنے کے لئے حضرت عیسیٰ اور فجر کی نماز حضرت مہدی علیہ الرضوان دجال کا رخ کریں گے۔ وہ لعین بھاگ تعاقب کریں گے اور اسے باب لد پر قتل یہودیت و نصرانیت کا ایک ایک نشان مٹا د

ناظرین غور کریں:-

کہ مرزا صاحب میں حضرت م ایک معمولی درجہ کی صفت بھی تو ہونی چاہو سکے گا، ورنہ صفات تو ہوں کافروں او

مرزا کا مہدی ہونا محال ہے:-

اس لئے کہ حضرت مہدی کی میں قطعاً مفقود ہیں۔ حضرت مہدی علیہ

سلسلہ میں حضرت علی کرم اللہ  
ان کی پیدائش و تربیت ہوگی، مکہ  
المقدس ان کی ہجرت گاہ ہوگا۔  
خلافت ہوگی اُس وقت ان کی عمر  
بیس سال کا نا دجال نکلے گا، اس کو قتل  
آسمان سے نازل ہوں گے۔  
عیسیٰ علیہ السلام کی رفاقت میں  
ہوگا۔

ی کے کارنامے

کا نظریہ

سنت سے پہلے حضرت مہدی ضرور  
رہنمائی کے بارے میں اہل سنت  
مہدی کی پیدائش اور آمد سے قبل دنیا  
سے اقتدار میں آنے کے بعد زیر اثر  
ورنہ انصافی کو نیست و نابود کر دیں  
آسمان سے نازل ہونگے، جہاد اور  
عیسیٰ علیہ السلام کا پورا پورا تعاون

اس کے علاوہ اور بے شمار روایات سے حضرت مہدی علیہ الرضوان کا  
کافروں کے خلاف جہاد کرنا اور روئے زمین کا بادشاہ ہونا ثابت ہے۔  
حدیث میں ہے:

ان کی کفار سے خونریز جنگیں ہوں گی۔ ان کے زمانے میں کانے دجال کا  
خروج ہوگا اور وہ لشکر دجال کے محاصرے میں گھر جائیں گے۔ ٹھیک نماز فجر کے  
وقت دجال کو قتل کرنے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے  
اور فجر کی نماز حضرت مہدی علیہ الرضوان کی اقتدا میں پڑھیں گے، نماز کے بعد  
دجال کا رخ کریں گے۔ وہ لعین بھاگ کھڑا ہوگا۔ حضری عیسیٰ علیہ السلام اس کا  
تعاقب کریں گے اور اسے باب لد پر قتل کر دیں گے، دجال کا لشکر تہ تیغ ہوگا اور  
یہودیت و نصرانیت کا ایک ایک نشان مٹا دیا جائے گا۔

ناظرین غور کریں:-

کہ مرزا صاحب میں حضرت مہدی علیہ الرضوان کی صفات میں سے کوئی  
ایک معمولی درجہ کی صفت بھی تو ہونی چاہئے جب ہی تو دعوائے مہدیت چسپاں  
ہو سکے گا، ورنہ صفات تو ہوں کافروں اور گمراہوں کی اور دعویٰ ہو مہدی ہونے کا۔

مرزا کا مہدی ہونا محال ہے:-

اس لئے کہ حضرت مہدی کی جو علامتیں احادیث میں مذکور ہیں وہ مرزا  
میں قطعاً مفقود ہیں۔ حضرت مہدی علیہ الرضوان حضرت حسن بن علی کی اولاد سے



ہوں گے جب کہ مرزا مغل اور پٹھان تھا، سید نہ تھا۔

حضرت مہدی علیہ الرضوان کا نام محمد، اور والد کا نام عبداللہ اور والدہ کا نام آمنہ ہوگا، اس کے برخلاف مرزا کا نام غلام احمد اور باپ کا نام غلام مرتضیٰ اور ماں کا نام چراغ بی بی تھا۔

حضرت مہدی علیہ الرضوان مدینہ منورہ میں پیدا ہوں گے اور پھر مکہ آئیں گے، جبکہ مرزا صاحب نے کبھی مکہ اور مدینہ کی شکل بھی نہیں دیکھی بلکہ ان کو یقین تھا کہ مکہ اور مدینہ میں اسلامی حکومت ہے، وہاں مسلمہ پنجاب کے ساتھ وہی معاملہ ہوگا جو پیامہ کے مسلمہ کذاب کے ساتھ ہوا تھا، جیسا کہ مرزا صاحب کی تحریروں سے ظاہر ہوتا ہے اور اسی وجہ سے مرزا صاحب حج بیت اللہ اور زیارت مدینہ بھی نہ کر سکے، بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس شرف سے محروم ہی رکھا۔

حضرت مہدی علیہ الرضوان روئے زمین کے بادشاہ ہوں گے اور دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جبکہ مرزا صاحب تو اپنے پورے گاؤں (قادیان) کے بھی چودھری نہ تھے۔ جب کبھی زمین کا کوئی جھگڑا پیش آتا تو گرد اس پور کی کچہری میں جا کر استغاثہ کرتے، خود فیصلہ نہیں کر سکتے تھے ورنہ گرفتار ہو جاتے۔

حضرت مہدی علیہ الرضوان ملک شام میں جا کر دجال کے لشکر سے جہاد و قتال کریں گے، اس وقت دجال کے ساتھ ستر ہزار یہودیوں کا لشکر ہوگا، حضرت مہدی علیہ الرضوان اس وقت مسلمانوں کی فوج تیار کریں گے اور دمشق کو فوجی مرکز بنائیں گے۔ مرزا صاحب نے دجال کے کس لشکر سے جہاد و قتال کیا؟ بلکہ ان کو تو دمشق اور بیت المقدس کا دیکھنا بھی نصیب نہیں ہوا۔

اس کے علاوہ احادیث نبویہ

اور بھی بہت سے امور مذکور ہیں، جن میں نہیں ہوتا۔

کتب حدیث میں سے صحیح بخاری کے ذکر سے خالی ہیں۔ لیکن دیگر کتب مع ہیں کہ محدثین نے ان کا تواتر تسلیم کیا۔ نے احادیث صحیحہ کا استیعاب نہیں کیا، اس کے غیر معتبر ہونے کی دلیل نہیں۔ اور سینکڑوں ایسی روایتیں ہیں جو بخاری

## حضرت عیسیٰ علیہ السلام

ظہور مہدی اور نزول عیسیٰ

ہیں ان سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت

علیحدہ شخص ہیں۔ عہد صحابہؓ و تابعینؓ۔

ہوا کہ نازل ہونے والا مسیح اور ظاہر ہو

صرف مرزائے قادیان کہ

ہوں اور پھر اس کے ساتھ یہ بھی دعو

بادشاہ بھی ہوں اور حجر اسود بھی ہوں

اور والد کا نام عبداللہ اور والدہ کا  
 احمد اور باپ کا نام غلام مرتضیٰ اور

رہ میں پیدا ہوں گے اور پھر مکہ  
 کی شکل بھی نہیں دیکھی بلکہ ان کو  
 وہاں مسلمہ پنجاب کے ساتھ ہی  
 ہوا تھا، جیسا کہ مرزا صاحب کی  
 صاحب حج بیت اللہ اور زیارت  
 سے محروم ہی رکھا۔

من کے بادشاہ ہوں گے اور دنیا کو  
 تو اپنے پورے گاؤں (قادیان)  
 جھگڑا پیش آتا تو گرد اس پور کی  
 سکتے تھے ورنہ گرفتار ہو جاتے۔

میں جا کر دجال کے لشکر سے جہاد  
 ہزار یہودیوں کا لشکر ہوگا، حضرت  
 تیار کریں گے اور دمشق کو فوجی مرکز  
 لے کر جہاد و قتال کیا؟ بلکہ ان کو تو

اس کے علاوہ احادیث نبویہ میں حضرت مہدی علیہ الرضوان کے متعلق  
 اور بھی بہت سے امور مذکور ہیں، جن میں سے کوئی ایک بھی مرزا صاحب پر منطبق  
 نہیں ہوتا۔

کتب حدیث میں سے صحیح بخاری اور صحیح مسلم، حضرت مہدی علیہ الرضوان  
 کے ذکر سے خالی ہیں۔ لیکن دیگر کتب معتبرہ میں ظہور مہدی کی روایتیں اس قدر کثیر  
 ہیں کہ محدثین نے ان کا تو اتر تسلیم کیا ہے اور یہ مسئلہ اجماعی ہے کہ بخاری اور مسلم  
 نے احادیث صحیحہ کا استیعاب نہیں کیا، لہذا ناری اور مسلم میں کسی حدیث کا نہ ہوتا  
 اس کے غیر معتبر ہونے کی دلیل نہیں۔ مسند احمد اور سنن ابی داؤد اور ترمذی وغیرہ میں  
 اور سیکڑوں ایسی روایتیں ہیں جو بخاری اور مسلم میں نہیں ہیں۔

### حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مہدی دو شخص ہیں

ظہور مہدی اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں جو احادیث آئی  
 ہیں ان سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم اور حضرت مہدی دو علیحدہ  
 علیحدہ شخص ہیں۔ عہد صحابہ و تابعین سے لے کر اس وقت تک کوئی اس کا قائل نہیں  
 ہوا کہ نازل ہونے والا مسیح اور ظاہر ہونے والا مہدی ایک ہی شخص ہوگا۔

صرف مرزائے قادیان کہتا ہے کہ میں ہی عیسیٰ ہوں اور میں ہی مہدی  
 ہوں اور پھر اس کے ساتھ یہ بھی دعویٰ ہے کہ کرشن مہاراج بھی ہوں اور آریوں کا  
 بادشاہ بھی ہوں اور حجر اسود بھی ہوں اور بیت اللہ بھی ہوں اور حاملہ بھی ہوں اور پھر

خود ہی مولود ہوں۔ ہمارا تو یقین ہے کہ وہ سب کچھ ہیں مگر مسلمان نہیں۔

احادیث نبویہ سے یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہے کہ حضرت عیسیٰ اور حضرت مہدی دوا لگ الگ شخصیتیں ہیں۔

(۱) حضرت عیسیٰ بن مریم اللہ کے نبی اور رسول ہیں اور حضرت مہدی امت محمدیہ کے آخری خلیفہ راشد ہیں، جن کا رتبہ امت میں جمہور علماء کے نزدیک حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ خلفائے راشدین کے بعد ہے۔ امت محمدیہ میں سے صرف ابن سیرینؒ کو تردد ہے کہ حضرت مہدی کا رتبہ امت میں حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کے برابر ہے یا ان سے بڑھ کر ہے۔

(شرح عقیدہ سفارینیہ، ص ۸۱، ج ۲) میں شیخ جلال الدین سیوطیؒ فرماتے ہیں :

احادیث صحیحہ اور اجماع امت سے یہی ثابت ہے کہ انبیاء مرسلین علیہم السلام کے بعد مرتبہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت مریم کے لطن سے بغیر باپ کے نفخۃ جبرائیلی سے نبی اکرم ﷺ سے چھ سو سال پہلے بنی اسرائیل میں پیدا ہوئے اور حضرت مہدی آل رسول ﷺ سے ہیں، قیامت کے قریب مدینہ منورہ میں پیدا ہوں گے، والد کا نام عبداللہ اور والدہ کا نام آمنہ ہوگا۔ اب صاف ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم اور حضرت مہدی ایک شخص نہیں بلکہ دوا لگ الگ شخص ہیں۔

احادیث متواترہ سے یہ ثابت ہے کہ حضرت مہدی کا ظہور پہلے ہوگا اور حضرت مہدی روئے زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے، پھر اس کے بعد

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔ حضرت

حضرت مہدی کے طرز عمل اور طرز حکومت کو برز

(کذا فی الاعلام بحکم عیسیٰ علیہ ال

اس سے بھی صاف ظاہر ہے کہ حضرت

دو علیحدہ علیحدہ شخص ہیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول

پیدا ہوں گے۔ مدینہ منورہ ان کا مولد یعنی

بیت المقدس ہوگا۔

اور بیت المقدس ہی میں حضرت م

ہوں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت

حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت مہدی کے ابا

منورہ میں روضہ اقدس میں مدفون ہوں گے

(شرح عقو

احادیث میں ہے کہ حضرت مہا

کے لئے مصلے پر کھڑے ہوں گے، یکا یک

نزول ہوگا، حضرت مہدی حضرت عیسیٰ کو د

کریں گے کہ اے نبی اللہ! آپ امامت

نہیں تم ہی نماز پڑھاؤ یہ اقامت تمہاری

پڑھائیں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام

۱

سب کچھ ہیں مگر مسلمان نہیں۔

دشمن کی طرح واضح ہے کہ حضرت عیسیٰ اور

نبی اور رسول ہیں اور حضرت مہدی امت

کا رتبہ امت میں جمہور علماء کے نزدیک

مستندین کے بعد ہے۔ امت محمدیہ میں سے

مہدی کا رتبہ امت میں حضرت ابوبکرؓ و

عمرؓ کے بعد ہے۔

ص ۸۱، ج ۲) میں شیخ جلال الدین سیوطیؒ

سے یہی ثابت ہے کہ انبیاء مرسلین علیہم

السلامؑ کا رتبہ امت میں جمہور علماء کے نزدیک

مستندین کے بعد ہے۔ امت محمدیہ میں سے

مہدی کا رتبہ امت میں حضرت ابوبکرؓ و

عمرؓ کے بعد ہے۔

ص ۸۱، ج ۲) میں شیخ جلال الدین سیوطیؒ

سے یہی ثابت ہے کہ انبیاء مرسلین علیہم

السلامؑ کا رتبہ امت میں جمہور علماء کے نزدیک

مستندین کے بعد ہے۔ امت محمدیہ میں سے

مہدی کا رتبہ امت میں حضرت ابوبکرؓ و

عمرؓ کے بعد ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونے کے بعد  
حضرت مہدی کے طرز عمل اور طرز حکومت کو برقرار رکھیں گے۔

(کذا فی الاعلام بحکم عیسیٰ علیہ السلام ص ۱۶۲، ج ۲، من الحاوی)

اس سے بھی صاف ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مہدی  
دو علیحدہ علیحدہ شخص ہیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ حضرت مہدی مدینہ منورہ میں  
پیدا ہوں گے۔ مدینہ منورہ ان کا مولد یعنی جائے ولادت ہوگا اور جائے ہجرت  
بیت المقدس ہوگا۔

اور بیت المقدس ہی میں حضرت مہدی وفات پائیں گے اور وہیں مدفون  
ہوں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت مہدی کی نماز جنازہ پڑھائیں گے اور  
حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت مہدی کے ایک عرصہ بعد وفات پائیں گے اور مدینہ  
منورہ میں روضہ اقدس میں مدفون ہوں گے۔

(شرح عقیدۃ سفارینیہ، ص ۸۱، ج ۲)

احادیث میں ہے کہ حضرت مہدی دمشق کی جامع مسجد میں صبح کی نماز  
کے لئے مصلے پر کھڑے ہوں گے، یکا یک منارہ شرقی پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا  
نزول ہوگا، حضرت مہدی حضرت عیسیٰ کو دیکھ کر مصلے سے ہٹ جائیں گے اور عرض  
کریں گے کہ اے نبی اللہ! آپ امامت فرمائیں، حضرت عیسیٰ فرمائیں گے کہ  
نہیں تم ہی نماز پڑھاؤ یہ اقامت تمہارے لئے کہی گئی ہے۔ حضرت مہدی نماز  
پڑھائیں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کی اقتداء فرمائیں گے تاکہ معلوم

ہو جائے کہ وہ رسول ہونے کی حیثیت سے نازل نہیں ہوئے بلکہ امت محمدیہ کے تابع اور مجدد ہونے کی حیثیت سے آئے ہیں۔

(العرف الوردی ص ۸۳، ج ۲، شرح العقیدۃ السفارینیہ، ص ۸۳، ج ۲)

(۲) حضرت عیسیٰ علیہ السلام بمنزلہ امیر کے ہوں گے اور حضرت مہدی بمنزلہ وزیر کے ہوں گے اور دونوں کے مشورے سے تمام کام انجام پائیں گے۔

(شرح عقیدۃ سفارینیہ، ص ۹۱، ج ۲، ص ۹۲)

ایک شبہ اور اس کا ازالہ:-

ایک حدیث میں آیا ہے کہ:

لا مہدی الا عیسیٰ بن مریم ”نہیں ہے کوئی مہدی مگر عیسیٰ بن مریم“

اس حدیث سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ مہدی اور عیسیٰ دونوں ایک ہی شخص ہیں؟

جواب: یہ ہے کہ اول تو یہ حدیث صحیح نہیں محدثین کے نزدیک یہ حدیث ضعیف اور غیر مستند ہے۔

دوم یہ کہ یہ حدیث ان بے شمار احادیث صحیحہ اور متواترہ کے خلاف ہے جن سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مہدی کا دوا لگ الگ شخص ہونا آفتاب کی طرح واضح ہے۔

اور اگر اس حدیث کو تھوڑی دیر کے لئے صحیح تسلیم کر بھی لیا جائے تو یہ کہا جائے گا کہ حدیث کے معنی یہ ہیں کہ اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بڑھ کر

کوئی شخص ہدایت یافتہ نہ ہوگا، کیونکہ حضرت مہدی خلیفہ راشد ہوں گے نبی نبی اور رسول کی ہدایت سے افضل ہدایت معصوم عن الخطا ہوتی ہے اور عصم ہیں۔ جیسے حدیث میں ہے:

”لافتی الا علی“ اس کا

میں علی کرم اللہ وجہہ کے برابر نہیں۔“

یہ معنی نہیں کہ دنیا میں سوا

حدیث کے یہ معنی ہوں گے کہ کوئی مہ

علوم منزلت میں عیسیٰ علیہ السلام کے برا

(کذا)

قال المناوی فی الخ

الا عیسیٰ بن مریم لان المر

معصوما الا عیسیٰ۔ (کذا)

قال القرطبی وی

مہدی الا عیسیٰ ای لا مہدی

هذا تجتمع الاحادیث ویرفع ا

فیما یظہر لی ببادی الرء

مہدی غیر عیسیٰ بن مریم و

نازل نہیں ہوئے بلکہ امت محمدیہ کے

العقیدۃ السفارینیہ، ص ۸۳، ج ۲)

کے ہوں گے اور حضرت مہدی بمنزلہ

تمام کام انجام طے پائیں گے۔

ص ۹۱، ج ۲، و ص ۹۲)

ہے کوئی مہدی مگر عیسیٰ بن مریم“

ہے کہ مہدی اور عیسیٰ دونوں ایک ہی

محمد شین کے نزدیک یہ حدیث ضعیف

ادیت صحیحہ اور متواترہ کے خلاف ہے

مہدی کا دوا لگ الگ شخص ہونا آفتاب

لئے صحیح تسلیم کر بھی لیا جائے تو یہ کہا

ن حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بڑھ کر

کوئی شخص ہدایت یافتہ نہ ہوگا، کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی مرسل ہوں گے اور حضرت مہدی خلیفہ راشد ہوں گے نبی نہ ہوں گے اور ظاہر ہے کہ غیر نبی کی ہدایت، نبی اور رسول کی ہدایت سے افضل اور اکمل نہیں ہو سکے گی۔ اس لئے کہ نبی کی ہدایت معصوم عن الخطا ہوتی ہے اور عصمت خاصہ انبیاء کا ہے جبکہ اولیاء محفوظ ہوتے ہیں۔ جیسے حدیث میں ہے:

”لافتی الا علی“ اس کا یہ مفہوم بیان کیا جاتا ہے ”کوئی جوان شجاعت میں علی کرم اللہ وجہہ کے برابر نہیں۔“

یہ معنی نہیں کہ دنیا میں سوائے علی کے کوئی جوان نہیں۔ اسی طرح اس حدیث کے یہ معنی ہوں گے کہ کوئی مہدی اور کوئی ہدایت یافتہ عصمت و فضیلت اور علوم منزلت میں عیسیٰ علیہ السلام کے برابر نہیں۔

(کذا فی العرف الوردی، ص ۸۵، ج ۲)

قال المناوی فی اخبار المہدی لا یعارضہا خبر لا مہدی

الا عیسیٰ بن مریم لان المراد به کما قال القرطبی لا مہدی کاملاً معصوماً الا عیسیٰ۔ (کذا فی فیض القدیر ص ۲۷۹، ج ۶)

قال القرطبی و یحتمل ان یكون قوله علیه السلام ولا

مہدی الا عیسیٰ ای لا مہدی کاملاً معصوماً الا عیسیٰ قال و علی

هذا تجتمع الاحادیث و یرفع التعارض و قال ابن کثیر هذا الحدیث

فیما یظهر لی ببادی الراى مخالف للاحادیث الواردة فی اثبات

مہدی غیر عیسیٰ بن مریم و عند التامل لا ینا فیہا بل یكون المراد

من ذلك ان المهدي حق المهدي هو عيسى ولا ينفي ذلك ان يكون غيره مهدياً ايضاً. انتهى. (العرف الوردی ص ۷۶، ج ۲)

امام ربانی شیخ مجدد الف ثانیؒ اپنے ایک طویل مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں جس کا بلفظ ترجمہ ہدیہ ناظرین ہے:

”قیامت کے علامتیں جن کی نسبت مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خبر دی ہے، سب حق ہیں۔ ان میں کسی قسم کا اختلاف نہیں۔ یعنی آفتاب کا عادت کے برخلاف مغرب کی طرف سے طلوع ہونا، حضرت مہدی علیہ الرضوان کی آمد، حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آسمان سے نزول ہونا، خروج دجال اور یاجوج و ماجوج کا نکلنا، دابة الارض کا نکلنا اور دھواں جو آسمان سے پیدا ہوگا وہ تمام لوگوں کو گھیر لے گا اور دردناک عذاب دے گا اور لوگ بے قرار ہو کر کہیں گے، اے ہمارے پروردگار! اس عذاب سے ہم کو دور کر ہم ایمان لائے اور اخیر کی علامت وہ آگ ہے، جو عدن سے نکلے گی، بعض نادان گمان کرتے ہیں کہ جس شخص نے اہل ہند میں سے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تھا، وہی مہدی موعود ہوا ہے پس ان کے گمان میں مہدی گزر چکا ہے اور فوت ہو گیا ہے اور اس کی قبر کا پتہ دیتے ہیں کہ فراء میں ہے، اس کے برخلاف احادیث صحیحہ جو حد شہرت بلکہ حد تو اتر تک پہنچ چکی ہیں ان لوگوں کی تکذیب کرتی ہیں۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ نے جو علامتیں حضرت مہدی کی بیان فرمائی ہیں، ان لوگوں کے معتقد شخص کے حق میں مفقود ہیں۔ احادیث نبوی ﷺ میں آیا ہے کہ مہدی موعود آئیں گے ان کے سر پر ابر ہوگا، اس ابر میں ایک فرشتہ ہوگا جو پکار کر کہے گا، یہ شخص مہدی ہے، اس کی متابعت کرو۔ نیز رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ: سے دو مؤمن ہیں اور دو کافر۔ و بخت نصر کافروں میں سے، ایک شخص ہوگا۔ یعنی حضرت نے فرمایا ہے کہ: ”دنیا فانی ایک شخص کو معبوث نہ فرمائے“ نام میرے باپ کے نام کے سے پر کر دے گا“ اور حدیث مددگار ہوں گے اور حضرت مہدی علیہ الرضوان ساتھ موافقت کریں گے او میں زمانہ کی عادت اور نجومیا تاریخ کو سورج گرہن اور نظر انصاف سے یا نہیں، ان کے علاوہ اور بھی نے بیان فرمائیں ہیں۔ علامہ ابن حجرؒ میں دو سو تک علامتیں لکھی موعود کا حال واضح ہونے۔

یسی ولا ینفی ذلک ان

لوردی ص ۷۶، ج ۲)

طویل مکتوب میں تحریر فرماتے

وق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خبر

س۔ یعنی آفتاب کا عادت کے

مہدی علیہ الرضوان کی آمد،

ہونا، خروج دجال اور یاجوج و

جوا آسمان سے پیدا ہوگا وہ تمام

بے قرار ہو کر کہیں گے، اے

ہمان لائے اور اخیر کی علامت وہ

مترتے ہیں کہ جس شخص نے اہل

موجود ہوا ہے پس ان کے گمان

قبر کا پتہ دیتے ہیں کہ فراء میں

ملکہ حد تو اتر تک پہنچ چکی ہیں ان

نے جو علامتیں حضرت مہدی

کے حق میں مفقود ہیں۔ احادیث

ان کے سر پر ابر ہوگا، اس ابر میں

اس کی متابعت کرو۔ نیز رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ: ”تمام زمین کے مالک چار شخص ہوئے ہیں، جن میں

سے دو مؤمن ہیں اور دو کافر۔ ذوالقرنین اور سلیمان مؤمنوں میں سے ہیں اور نمرود

و بخت نصر کافروں میں سے، اس زمین کا پانچواں مالک میرے اہل بیت میں سے

ایک شخص ہوگا۔“ یعنی حضرت مہدی علیہ الرضوان۔ نیز رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا ہے کہ: ”دنیا فانی نہ ہوگی جب تک اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے

ایک شخص کو معبوث نہ فرمائے گا، اس کا نام میرے نام کے موافق اور اس کے باپ کا

نام میرے باپ کے نام کے موافق ہوگا۔ زمین کو جو روظلم کی بجائے عدل و انصاف

سے پر کر دے گا۔“ اور حدیث میں آیا ہے کہ: ”اصحاب کہف حضرت مہدی کے

مددگار ہوں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے زمانہ میں نزول فرمائیں گے اور

حضرت مہدی علیہ الرضوان دجال کے قتل کرنے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے

ساتھ موافقت کریں گے اور حضرت مہدی علیہ الرضوان کی سلطنت کے زمانہ

میں زمانہ کی عادت اور نجومیوں کے حساب کے برخلاف ماہ رمضان کی چودھویں

تاریخ کو سورج گرہن اور اول ماہ میں چاند گرہن لگے گا۔“

نظر انصاف سے دیکھنا چاہئے کہ یہ علامتیں اس مردہ شخص میں موجود تھیں

یا نہیں، ان کے علاوہ اور بھی بہت سی علامتیں ہیں جو مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام

نے بیان فرمائیں ہیں۔

علامہ ابن حجرؒ نے مہدی منتظر کی علامات میں ایک رسالہ لکھا ہے، جس

میں دوسو تک علامتیں لکھی ہیں۔ بڑی نادانی اور جہالت کی بات یہ ہے کہ مہدی

موجود کا حال واضح ہونے کے باوجود لوگ گمراہ ہو رہے ہیں۔



”هداهم اللہ سبحانہ الی سواء الصراط“

”اللہ تعالیٰ ان کو سیدھے راستے کی ہدایت دے“

(منقول از ترجمہ مکتوبات، ص ۲۲۰، دفتر دوم مکتوب نمبر ۶۷)

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین وصلى الله تعالى  
على خير خلقه سيدنا ومولانا محمد خاتم الانبياء والمرسلين وعلى آله  
و اصحابه اجمعين وعلينا معهم يا ارحم الراحمين.

# ختم نبوت اکیڈمی (لندن)

## مختصر تعارف

قصر نبوت پر نقب لگانے والے راہزن دور نبوت سے لیکر دورِ حاضر تک مختلف انداز کے ساتھ وجود میں آئے لیکن اللہ تعالیٰ نے ختم نبوت کا تاج صرف اور صرف آمنہ اور عبد اللہ کے بیٹے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے سر پر سجایا اور دیگر مدعیان نبوت مسیلمہ کذاب سے لیکر مسیلمہ قادیان تک سب کو ذلیل و رسوا کیا، اُمت کے ہر طبقہ میں ایسے اشخاص منتخب کئے جنہوں نے ختم نبوت کے دفاع میں اپنی جانوں تک کے نذرانے دیئے اور شب و روز اپنی محنتوں اور صلاحیتوں کو بفضل اللہ تعالیٰ ناموس رسالت و ختم نبوت کے مقدس رشتے کے ساتھ منسلک کر دیا۔

ختم نبوت اکیڈمی (لندن) کے قیام کا مقصد بھی من جملہ انہی اغراض و مقاصد پر محیط ہے، چنانچہ عالمی مبلغ ختم نبوت ”حضرت عبدالرحمن یعقوب باوا“ نے فتنہ قادیانیت کی بیخ کنی اور تعاقب کے لئے جس طرح اپنی زندگی کو اس کا رِخیر کے لئے وقف کیا وہ کسی سے پوشیدہ نہیں، انہی کی انتھک محنت و کاوشوں سے اکیڈمی کا وجود ظہور پذیر ہوا، الحمد للہ اس ادارہ نے عالمی سطح پر ختم نبوت کے دفاع کو مضبوط کیا ہے، تقاریر، مسائل، جرائد اور انٹرنیٹ کے ذریعہ مسلمانوں کو فتنہ قادیانیت اور ان کی ریشہ دوانیوں سے باخبر کیا اور ہر سطح پر ایسے فتنوں کی سرکوبی کی جنہوں نے ”ختم نبوت“ پر قد و غن لگانے کی کوشش کی، اللہ تعالیٰ اس ادارہ کو اخلاص کے ساتھ مزید ترقیاں نصیب فرمائے۔

**KHATM-E-NUBUWWAT ACADEMY**

P.O.Box 42244, London E78XL Forest Gate U.K.

Ph. # Off.: 020 84714434 Mobile # 07889054549